بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد فراوان اور ثنای بے پایان معروض آستان عالی ایوان جناب کبریا خدای یکتا احد کریم حضرت اجیب لتعظیم حی دانا قیوم توانا معروف بفضل وعطا موصوف بصفات سزا کشاینده ابواب رحمت نماینده اسباب مغفرت مقدس جمال صمدیت مین توہم زوال اور قصور ونقصان سے منزہ کمال احدیت مین تعلق امکان اور توسل حدثان سے نظم

ای گناه آمرز عذر آموز من	سوختم صد ره چه خواهی سوز من
چون همه ختم خطا کردم ببخش	بر دل پر جان پر دردم ببخش

ملک العلام خداوند ذو الجلال والاکرام جل ذکره وعم برہ نے انسان ضعیف البنیان کو ساری مخلوقات سے ممتاز فرمایا اور ہزارون عطیات اور لاکھون عنایات سے سرفراز کیا تشریف خاص لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ سے مفتخر اور تکریم عام وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ سے نامور فرمایا اور اوسی جنس نامی اور نوع گرامی سے انبیا اور رسل مبعوث فرمائے تو گمشتگان وادی شرک وضلالت کو ہدایت فرمائین اور راہ توحید دکھا کر مشرک کو موحد اور موحد کو محقق بنائین اور ان

ستفادہ یابان طریق نجات اور رفقا قافلہ سالاران وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ سے حضرت
رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین مہر سپہر سیادت ماہ فلک سعادت سلطان تخت سروری
برہان حجت پیغمبری نور چراغ بینش نور باغ آفرینش حبیب خدا ان احدیت طبیب دردمندان
غفلت چشم وچراغ عاشقان شمع جمع عارفان جلیس قدسیان انیس کروبیان شہسوار
میدان ضمار شہریار ایوان شفاعتی لاہل الکبائر سنبل بوستان شریعت وطریقت سنبلہ
آسمان معرفت وحقیقت تالی آیت رحمت والی خیر امت ثمرہ شجرہ خلت سرو جویبار محبت
مرکز دائرہ وفا گوہر معدن صفا سید بہترین بہترین انبیا چند محمد نیست در ہر دوسرا
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ ہداۃ طریق الاہتداء وولاۃ سبیل الاقتداء کو عزیز الفت اور
اختصاص اور شرف عشق ومحبت خاص سے مخصوص فرمایا اور مسترشدان راہ نجات اور
مستطلعان انوار ذات کے لیے اتباع اوس سید السادات سند السعادات کو اہم المہمات
از قبیل فرائض وواجبات کے گردانی اور متبعین کو نوید محبوبی سنائی اور

مطلوبی دلائی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

فطوبی لقلب یطوف لدیہ	فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ہفا الی وحرقی کل جسم الانام	علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

مسلمانو جانو کہ محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب پر واجب ہے اور محبت عبارت ہے
انجذاب خاطر یا لذت یا کسی چیز سے بواسطہ اوسکے حسن ظاہر کے جیسے محبت خوبصورتون
اور خوش آوازون کی یا بذریعہ حسن باطن کے جس طرح محبت علما اور صلحا اور فقرا کی یا
دل کا مائل ہونا کسی کی طرف بباعث اوسکے احسان اور انعام کے اور حب اپنے محسن کے
ساتھ انسان کی جبلی حالت ہے سو یہ سب امور بالتحقیق ثابت ہین ذات اشرف الخلق خاتم
واسبق الموجودات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات مین لیکن حسن وجمال صورت ظاہر اور
فضل وکمال اور اخلاق باطن آپکے سو وہ حیطہ تحریر وتقریر سے کہین بڑھکر ہین ؏

ہرچہ در وصف کمالش بزبان آوردند	قطرہ دان کہ زدریا بکران آوردند

ہیچ پیرے نشنیدست بصد عمر دراز | این خبرہا کہ ازان طرفہ جوان آوردند
حسن خلقش نگر و خوبیٔ رو تا بینی | کز ملائک خبر از حور نشان آوردند
گوئیش آرا گیاست کہ از عالم قدس | گوئیا خلد بریں را بجہان آوردند

اور احسان وانعام ہیں جو رأفت اور رحمت اور شفقت اور تعلیم کتاب و حکمت اور ہدایت صراط مستقیم کی اور بچانا آتش دوزخ سے اپنی امت کو جو کچھ ایسے ولیٔ ہدایت کے اور شاہد آخرت میں ہوگا زبان اوسکے شمہ بیان سے بھی قاصر ہے اور سب ایک طرف ہیں یہ کیا کم ہے کہ آپ ہمارے وسیلہ ہدایت ہیں اور داعیٔ فلاح و کرامت اور شفیع و شاہد پیش پروردگار جل جلالہ جسکو خود حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ہم کو سنایا ہے تو معلوم ہوا کہ آپ ہی مستوجب حقیقیہ محبت کے ہیں شرعاً اور جبلۃً اور چونکہ انسان کی فطری حالت ہے اپنے ایک دفعہ کے بھی احسان کرنے والے یا ہلاکہ و مضرت سے چھوڑانے والے کے ساتھ محبت رکھنے کی تو جسکے اتنی نعمتیں دائمی ابدی ملیں اور بلیات سرمدی سے رہائی ہوئی اور ساتھ اسکے وہ شخص جامع تمامہ انواع حسن و جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال بھی ہے اوس کی محبت کا واجب نہ ہونا کیسے ہوسکتا ہے بلکہ ؎

آن را کہ چنین جمال باشد | گر دل ببرد حلال باشد
وانکس کہ چنین جمال بیند | عاشق نشود وبال باشد

اور اسی سے شارع علیہ السلام نے محبت کو کمال ایمان فرمایا ہے جیسا حضرت انس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مومن کامل نہیں ہوتا تم میں سے کوئی جب تک میں دوست نہوں اوسکے نزدیک اوسکی جان و مال اور اولاد اور ماں باپ اور سارے آدمیوں سے کیونکہ محبوبیت مطلقہ تو آپکے خصائص میں ہے اور اسی سے آپ ہر زمانے میں خلائق بلکہ خود حضرت خالق کے محبوب رہے ہیں خواجہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ جو آدمی آپکی محبت سے بے بہرہ ہے وہ سوکھی لکڑی سے بھی بدتر ہے حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ یانی یا

ہوا پر مصلے بچھا کر نماز پڑھنا کچھ کمال نہین کہ پرندہ ہوا پر اور مچھلیان پانی مین خدا کی عبادت
کرتی ہین پابہ الامتیاز انسان اور حیوانات مین محبت ہے اور اعظم منافع محبت کا
معنوی روحانی ہے محبوب کے ساتھ اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان مین ہو حضرت انس
سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ
قیامت کب ہوگی آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے لیے تم نے کیا رکھ چھوڑا ہے عرض کیا
کچھ نہین مگر مین اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہون فرمایا اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو
اوسکے ساتھ ہے جسکو دوست رکھتا ہے بیضاوی اور ثعلبی اور صاحب لباب ابن
ابی الدنیا سے نقل کرتے ہین کہ ثوبان پیارے حضرت کے ایک روز حاضر حضور پرنور السرور
ہوئے رنگ ہوا اونکا متغیر اور آثار ملال کے چہرے سے ظاہر تھے آپنے پوچھا کیا تم
کچھ بیمار ہو یا کوئی درد تمکو آزار دیتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی درد ہے اور نہ
کسی طرح کی کوئی بیماری میرا حال یہ ہے کہ دم بھر جو مین آپکو نہین دیکھتا بیتاب ہو جاتا ہون
حاضر ہو کر شرف دیدار سے مشرف ہو جاتا اور تسکین پا جاتا ہون اب اس دھڑکے مین
ہون کہ کل قیامت کے دن اگر دوزخ مین گیا تو آپکو کیسے دیکھونگا اور اگر بہشت مین
ہوا تو آپکا مقام ہم لوگون کے مقام سے کہین بلند ہوگا وہان کیونکر پہونچونگا اور
جمال مبارک کیسے دیکھونگا اور جب یہی نہین تو بہشت مین کیا لطف ہے اونکی
تسکین خاطر کے لیے حق تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۤءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا یعنے جو لوگ اللہ اور رسول کے مطیع ہین وہ
قیامت کے دن اون گروہ باشکوہ کے ساتھ ہونگے جنپر حق تعالے نے احسان فرمایا
ہے وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بندے ہین اور دوسری حدیث مین شان نزول
اس آیت کے ایک اور مرد کے حال مین ہے جسکی یہی داستان ہے بہر کیف محبوب کو

بشارت ہو کہ یہ قصہ اونکو وصل دائمی کی خبر تھا آپنے جنگ احد مین جب شیطان پکارا الا ان
محمداً قد قتل خبردار ہو بیشک محمد شہید ہوگئے یہ سنتے ہی صحابہ ایسے پریشان اور از خود رفتہ
ہوگئے کہ آپس مین لڑنے لگے اور کتنے مسلمان مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے کہتے
ہین عبد اللہ بن زید انصاری اپنے باغ مین جمید و جنتے تھے ناگاہ حضرت کی وفات کی خبر
پہنچی جناب باری مین دعا کی کہ الٰہی مین تیرے حبیب کے پاس سے ابھی آتا ہون مین نہین
چاہتا کہ اونکے قدم دیکھکر دوسرے کا منہ دیکھون مجھے اندھا کردے کہ میری نظر غیر پر نہ پڑے
اونکی دعا قبول ہوگئی اور بینائی جاتی رہی ایک عورت نے حضرت عایشہ صدیقہ سے
عرض کیا کہ مجھے زیارت حضرت کی قبر مبارک کی کروا دیجیے آپنے قبر کھولا دہ عورت اسقدر
بیتاب ہوئی کہ روتے روتے مر گئی ابن اسحاق کہتے ہین کہ انصار مین ایک عورت تھی
اوسکے شوہر اور باپ اور بھائی جنگ احد مین شہید ہوئے جب اوسے خبر پہنچی پوچھا حضرت
کا کیا حال ہے لوگون نے کہا بخیریت ہین کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے ایسے عشاق
شیدائی اور بہت سی حکایات ہین جو کتابون مین مرقوم ہین عموماً صحابہ کرام کا یہ حال تھا
کہ جب ایسے باتین کرتے کہتے بابی انت و امی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہون
اور بعد وفات جب آپکا ذکر شریف سنتے روتے اور کمال خشوع و خضوع سے اونکے بدن کانپنے لگتے

ہے ہوا ثابت ہین یہ حال عادات صحابہ سے | کہ حضرت مصطفٰے کی حب الفت دین ایمان ہے
ملی ہے اونکو دولت حب و عشق مصطفائی کی | زہے شان محبان حبیب رب رحمان ہے
مرض سے بھی چھوڑتے ہے گر سے بھی بچا تو ہے | رسول اللہ کی الفت سبھی دردونکا درمان ہے
ریاض حب محبوب خدا کا جو ہوا گلچین | اوسکے واسطے کافی بہار باغ رضوان ہے

مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر مبارک سنتے اسقدر
روتے کہ ہم اونپر رحم کرتے اور عبد الرحمن بن قاسم کا یہ حال ہوتا تھا کہ گویا اونکے بدن
کا خون کسی نے نچوڑ لیا اور بات نکر سکتے تھے زہری ایسے بیہوش ہوجاتے کہ گویا ہم اونہین

اور وہ ہمین نہ پہچانتے اور تنا و جب حدیث سنتے بے اختیار چیختے فی الواقع یہ لوگ مصداق اوس حدیث شریف کے ہین جو مسلم مین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَّکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ یعنی بیشک میری امت مین بہت زیادہ محبت والے میرے وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے اونمین بعضے ایسے ہونگے جو دوست رکھینگے کہ مجھکو دیکھین اہل و مال اپنا قربان کرکے یعنی آپکی امت مین بعضے ایسے ہونگے جو آپکی زیارت کی تمنا مین جان و مال اور اہل و عیال فدا کرنیکو تیار رہینگے

جان و دل اوس شہ لولاک پہ قربان کیجے	اوسکے قدمون پہ تصدق یہ دل و جان کیجے
مال کیا چیز ہے اور جان کی حقیقت کیا ہے	لاکھہ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
بچ گئے جنکی شفاعت کے سبب دوزخ سے	ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
آہ جب دولت دیدار ہی ہمکو نہ ملی	کیون نہ اس عمر کو صرف غم ہجران کیجے
سو طوبیٰ لِقَلْبٍ تَطُوْفُ لَدَیْہِ	فَیَا اَیُّھَا النَّاسُ صَلُّوْا عَلَیْہِ
ھو الروح فِیْ کُلِّ جِسْمِ الْاَنَامِ	عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ

اے عاشقان محمدی علامات محبت بہت سی ہین عمدہ تر اور لوازم محبت سے کثرت ذکر شریف ہے اور بعضون نے یہی معنی محبت کے لکھے ہین اور اوسکے بہت سے مراتب ہین مرتبہ اعلے سعادت خدمت حدیث اور مطالعہ کتب علم سیر ہے اور فی الحقیقۃ اصحاب علم حدیث کو وہ نسبت خاص اور معرفت مخصوص حضرت سے ہوتی ہے جو اورونکو نہین کیونکہ ہمیشہ ذکر حالات و صفات شریف کا اونکے ورد زبان رہتا ہے معرفت احوال و شناخت صفات یعنی اور تشخص فی ذات بابرکات حضرت کی حاصل اور ہمیشہ تمثال جمال شریف اونکے منظور نظر اور نصب العین رہتی ہے اور پیوند باطن آپکی صورت خیالیہ سے قوی اور مستقل ہو جاتا ہے اور جب نام مبارک مذکور ہوتا ہے اوسکی لذت دل مین پاتے ہین اور عظمت ذات کی اپنے دل مین مشاہدہ کرتے تو گویا ہمیشہ حاضر درگاہ عالی جاہ رہتے ہین اونکو اس باب مین مشارکت اور مشابہت حضرات صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ہے جو مطلع تھے آپکے احوال و اقوال و افعال سے اور محفوظ
تھے مصاحبت اور مجالست اور مکالمت شریف سے صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اونکو صحبت حضوری تھی
اور انکو حضوری معنوی اور یہی فائدہ ناشی وقت ہر زائر قبر شریف اور حاضر بقعہ منیفہ کو اور
فی الواقع جسکے رات و دن ذکر شریف ہی مین اوقات بسر ہو تو آپ بھی کہ متخلق باخلاق
الٰہیہ ہین بحکم فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اوسکو ضرور یاد فرماوینگے اور مسلمان کے لیے اس سے
بڑھکر اور کون سعادت ہوگی اور درود شریف کہ اقرب وسائل نبوی ہے یہی جزو اس علم شریف
کا ہے اور ذکر شریف ولادت باسعادت اور وقایع قبل و بعد اوسکے اور بیان اخلاق کریمہ
اور معجزات عظیمہ بھی اسی مین شامل ہے ایسے وعظ کی مجلس کا قائم کرنا اور ذکر خیر مسلمانون کو
سنانا اور اوسکی مسرت کرنا اور بہ نیت خالصہ اطعام طعام اور تقسیم شیرینی کرنا استحباب سے خالی
نہین ہوسکتا بیشک موجب خوشنودی نبی کریم اور باعث حصول ثواب جزیل اور اجر جمیل ہے
خصوص ایسے زمانہ پر آشوب مین کہ اکثر لوگ بسبب ضعف ایمان اور اغواے نفس و شیطان کے
نبوت اور معجزات ختم المرسلین مین شکوک و شبہات پیدا کرکے مسلمانون کو شاہراہ ایقان سے
بہکاتے ہین انعقاد بزم میلاد حضرت خیر العباد دین و ایمان کے ضروریات سے ہے اور اجازت
اس تذکیر و تذکار کی قرآن مجید سے بھی مستنبط ہوتی ہے چنانچہ خاتمۃ المفسرین والمحدثین
مولانا شاہ عبد العزیز تحت تفسیر کریمہ عظیمہ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے ارشاد فرماتے
ہین کہ یہ اشارہ ہے ساتھ مباحث نبوت اور ولایت اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق فاضلہ
صالحہ اور تواریخ انبیا اور تذکرہ اولیا اور مقالات و ملفوظات اونکی کے انتہی اور ظاہر ہے کہ
مولد شریف مین سوا ان امور کے خصوص تاریخ خیر الانبیا یعنے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور تذکرہ اصحاب باوقار کہ بہترین تاریخ اور تذکار ہے اور کیا ہوتا ہے اسی نظر سے مولانا
اسحاق دہلوی مایۃ المسائل مین تحت بحث عدم جواز تقرر روز عرس مشایخ یون افادہ
فرماتے ہین کہ قیاس اسکا مولد شریف پر صحیح نہین کیونکہ مولد شریف مین ذکر ولادت باسعادت

تشریف خیر البشر کا ہوتا ہے اور وہ موجب فرحت و سرور کا ہے اور شرع میں فرحت و سرور کے
لیے جو خالی ہو بدعات و منکرات سے جمع ہونا درست ہے اور حزن و سرور کے لیے جمع ہونا
ثابت نہیں اور فی الواقع کوئی فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نہیں انتہی اور حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا میں خدا کے نزدیک لکھا ہوا تھا خاتم النبیین
اور آدم ابھی پیدا بھی نہوے تھے اور میں خبر دیتا ہون تمکو اپنی ابتدا سے کہ میں دعوت
ابراہیم ہون اور بشارت عیسی اور رویاے صادقہ اپنی والدہ ماجدہ کا جو انھون نے
میرے ولادت کے وقت دیکھا تھا اور اونکو ایک نور دکھلائی دیا تھا جس سے محل شام کے
نظر آئے رواہ فی شرح السنہ کذا فی المشکوۃ اس حدیث میں آپنے اپنی اولیت اور سابقیت
کا حال اور ولادت باسعادت کا ماجرا بالاجمال بیان فرمایا ہے جسکی تفصیل رسائل مولد
مین اور صحیح مسلم مین قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت سے کسی نے دوشنبے کے دن کے
روزے کی وجہ پوچھی آپنے فرمایا میں اسمین پیدا کیا گیا اور اسمین مجھپر وحی نازل ہوئی
پس معلوم ہوا کہ آپنے واسطے شکر اپنی ولادت کے روزہ رکھا ہے تو اگر اوس روز محفل
سرور کی جو خالی ہو مفاسد و شرور سے ترتیب دین کیونکر ممنوع ہو سکتی ہے مولانا جلال الدین
سیوطی مصباح الزجاجہ شرح سنن ابن ماجہ میں لکھتے ہین کہ تحقیق بات یہ ہے کہ محفل
مولد شریف اگر منکرات شرعیہ سے خالی ہو تو منجملہ عمدہ باتون کے ہے اور اسی طرح قیام
ہنگام ولادت بھی کہ افراد قیام تعظیمی سے ہے مرتبہ استحسان کو پہونچتا ہے ہدایہ مین لکھا ہے کہ
اعمال امصار حضرت امام اعظم اور صاحبین اور کل فقہا کے نزدیک معتبر ہین تا وقتیکہ کوئی
مانع اونمین موجود نہو اور ظاہر ہے کہ تمام علمای حرمین اور اکثر علمای ہند نے استحسان
قیام کا فتوی دیا ہے پس اوسکا عمل بطریق اولی قابل ماننے اور عمل مین لانے کے ہے
وباللہ التوفیق اب حاضرین محفل مقدسہ کو چاہیے کہ ذکر شریف کمال خضوع اور خشوع
اور انکساری سے سنین اور آپکی تعظیم اور ہیبت دل مین رکھین اور سکوت اختیار کرین

لکھی کہتے ہیں کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب آپکا ذکر کرے یا سنے تو خضوع اور خشوع اور نہایت
سکون سے بیٹھے اور آپکی ہیبت اور جلال میں رہے جیسا آپکی حضوری میں اگر ہوتا تو رہتا اور ادب کرے
جیسا حق تعالی نے ادب سکھایا ہے عامر بن عبد اللہ ابن الزبیر کا یہ حال تھا کہ جب آپکا ذکر ہوتا تو اتنا
روتے تھے کہ اونکی آنکھوں میں تری نہ رہتی عبد الرحمن ابن مہدی جب حدیث پڑھتے تو لوگونکو حکم
کرتے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اور کہتے کہ وقت قرأت حدیث کے سکوت
واجب ہے جیسا وقت سننے کلام اللہ کے اور درود شریف میں مصروف رہنا اعلی اور اولی ہے

انہمہ گفتیم و باقی فسانہ کین		فکر گر چاہد بود ورو ذکر کین
تَطُوْلُ لِقَلْبٍ يَطُوْفُ لَدَيْهِ		فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ صَلُّوْا عَلَيْهِ
هُوَ الرُّوْحُ فِيْ كُلِّ جِسْمِ الْاَنَامِ		عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

کیفیت ظہور نور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات
میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ارادہ الہی ایجاد موجودات اور ابداع مخلوقات سے
متعلق ہوا تو اللہ جل شانہ نے اپنی ہی ذات بے کیف وجہت سے ایک نور بصورت حضرت صلعم
پیدا فرمایا اور اوسکی طرف متوجہ ہو کر ارشاد کیا اَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُنْتَخَبُ وَعِنْدَكَ مُسْتَوْدَعُ نُوْرِيْ
وَكُنُوْزُ هِدَايَتِيْ لَكَ اَبْسُطُ الْبَطْحَاءَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ
یعنی تو مختار چنا ہوا ہے اور تیرے پاس میرا نور امانت ہے اور تیرے لیے رہنمائی کے خزانے ہیں
تیرے لیے بطحا کو کہ میدان مکہ کو کہتے ہیں پھیلاتا ہوں اور آسمانوں کو بلند کرتا اور عذاب و
ثواب اور بہشت و دوزخ بناتا ہوں پھر ایک مدت کے بعد عالم بنایا اور زمانہ کھولا اور
پانی نکالا اور کف کو جوش دیا اور عرش کو پانی پر رکھا اور زمین کو پھیلایا اور سب سے اپنی
اطاعت قبول کرائی پھر فرشتے پیدا کیے اور توحید حق اور نبوت حضرت کا اقرار لیا
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل وجود جسمانی بھی متصف بصفت نبوت
تھے اور آپنے عالم ارواح میں بھی دعوت فرمائی ہے اور بعد وجود و ظہور جسمانی پھر عالم اجسام

مین موصوف بہ نبوت ہوے اور اگرچہ نور محمدی اور ظہور احمدی اصل و منشا اور علت تام سب کا ہی
پر یہ کچھ واجب نہین کہ تمام احکام و آثار فرع کے اصل مین بھی جاری ہون دیکھو یہی خاک
ہے کہ اوس سے سبزہ اور دانہ اور گوشت حیوانات وغیرہ یہ سب چیزین پیدا ہوتی ہین اور
یہ سب انسان کی غذا ہین اور وہی غذا پشت مین نطفہ ہوتی ہے اور مثانہ مین بول
اور عروق مین خون پس معلوم ہوا کہ ہر مقام مین خاک کے احکام جدیدہ ظاہر ہین اور
خاک جملہ آثار و احکام سے پاک ہے ایسی اور ہزارون صنعتین نکلتی ہین جنسے صاف یہ امر
ثابت ہوتا ہے کہ آثار فرع کے اصل پر جاری نہین ہوتے اسیطرح حضرت کے نور کے مبدا ر کل
کائنات کے ہونے مین کوئی قباحت لازم نہین آتی اور جسطرح ربوبیت حضرت رب العزت
جل جلالہ کی عام ہے ویسے بعثت آپکی سوا انسان کے جنون اور فرشتون اور حیوانات اور
نباتات وجمادات سب کو عام ہے قال اللہ وما ارسلناک الا کافۃ للناس یعنی تمکو سب کی
طرف بھیجا ہے تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا پاک ہے وہ
شخص جسنے اپنے بندہ پر وہ چیز اوتاری جو فرق کرتی ہے درمیان سچے اور جھوٹے کے اسلیے کہ
وہ بندہ لوگونکو ڈرانے اور ظاہر ہے کہ عالمین مین ساری موجودات ارضی و سماوی داخل ہین
تکمیل الایمان مین ہے کہ بعثت ہمارے حضرت کی تمام اجزاے عالم اور ساری موجودات پر ہوا اور
پتھرون کا سلام کرنا اور درختون کا سجدہ کرنا اور حیوانات کا آپکی رسالت کی گواہی دینا
اسی کی طرف اشارہ ہے اور اسی وجہ سے عموم رسالت آپکے خصائص ٹھہرائے گئے چنانچہ
تفسیر مدارک مین ہے وعموم الرسالۃ من خصائصہ صلعم مواہب لدنیہ مین علامہ سبکی سے
منقول ہے کہ عالم ماسوای اللہ کو کہتے ہین تو اس آیۃ پاک مین عالمین عام ہے شامل ملائکہ کو بھی
پس جو شخص ملائکہ کے اس عموم سے نکلنے کا دعوی کرتا ہے اوسکے ذمہ اوسکا اثبات ہے

فیا ایہا الناس صلوا علیہ		تطوف بالقلب یطوف لدیہ
علیہ الصلاۃ وعلیہ السلام		ھو الروح فی کل جسم لانام

جب حضرت احدیت جل شانہ کو منظور ہوا کہ حضرت کے وجود باجود سے اس عالم ناسوت کو مشرف فرماوے تو آدم علیہ السلام کو پیدا کیا محدثین مفسرین روایت کرتے ہین کہ پہلے جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ایک مشت خاک تمام روے زمین سے لاؤ چنانچہ جبرئیل امین بحکم رب العالمین زمین پر آئے اور جب مٹی خاک لینے کی خواہش ظاہر کی زمین نے کمال تضرع سے عرض کیا کہ اے محرم وحی ربانی میں نے اگرچہ ایک مدت سے لگدکوب آفات ہون مگر ایسا واقعہ کبھی نہین دیکھا فرماؤ تو سہی کہ اس سے مقصود کیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا مین خود مشتہر ہون پر اتنا جانتا کہ حق تعالے کو تجھ سے ایک پتلا بنانا اور اوسکو اپنا نائب اور خلیفہ فرمانا منظور ہے اور وہ مکلف اور مرجع ثواب و عقاب کا ہوگا زمین نے گھبرا کر کہا مین نہین چاہتی کہ مجھ سے ایسا شخص بنایا جائے اور خدا سے پناہ مانگتی ہون جبرئیل علیہ السلام اسی پناہ بزرگ سنکر واپس گئے اور حق تعالے سے ساری کیفیت عرض کی تب حضرت میکائیل بھیجے گئے اونکو بھی اوسنے منت اور سماجت سے ٹالا حضرت اسرافیل آئے اونکو بھی تو اضع اور مدارات سے روکا آخر عزرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم جاکر ایک قبضہ خاک لاؤ اور بغیر لیے نہ پھرنا یہ با ہیبت و جلال زمین کے پاس آئے وہ نہایت آہ و زاری اور خاکساری سے دست بستہ عرض کرتی رہی انھون نے ایک نہ سنی اور یہی کہے گئے کہ مین خدا کا حکم لایا ہون مجھے اپنے کام کو نہین آیا اسے نہین توقع عدول حکمی مگر الغرض وہ چلاتی رہی حضرت عزرائیل نے قبضہ خاک لیلیا اور کچھہ رحم نفرمایا اوسی دن سے عزرائیل علیہ السلام قابض ارواح مقرر ہوئے جب خاک آئی تو حق تعالے کی طرف سے ارشاد ہوا کہ اوس موضع پر جہان اب کعبہ بنا ہے اوسکو ڈالو چنانچہ وہین ایک ڈھیر لگادیا گیا اور ایک روایت مین ہے کہ خاک کو آسمان پر لے گئے اور دروازہ بہشت پر ڈھیر کیا پھر فرشتون کو حکم ہوا کہ اس خاک کو گلا یہ کرو اور سحاب کو ارشاد ہوا کہ چالیس روز تک اور ایک روایت مین چالیس برس تک اس خاک پر پانی برساؤ ابر نے بفرمان ایزدی اونتالیس[39] روز دریاے اندوہ و تعب سے اور ایک روز

پھر شتاب ہی سے پانی لیکر بسایا آریسے	یہ حکمت عجیب و حدیث غریب ہست
شتاب ہی یکبارگی ہاں عشم پاودان ما	بعد ازان گلابد کو خشک کیا سماں یک

خشک ٹھیکری سے ہو گیا کہ حرکت دینے سے آواز نکلتی تھی قال اللہ خلق الانسان من صلصال
کالفخار یعنی پیدا کیا اللہ نے آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جب گلاب ایسا ہوا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ
تا پہر بار رضا تب دو ادیان اعیان ہیں کہ عرفات سے درا ہیم ڈالیں پھر دست قدرت سے کمال
حکمت کے ساتھ دستکاری فرما کر اپنی ذات و صفات کاملہ کی نقاشی اور رنگ آمیزی سے
ایک تصویر دلپذیر بنائی نقل ہے کہ کوئی بھی مقربان درگاہ سے اسکا محرم نہوا کہ یہ کیا
بلکہ اکثر ملائکہ جو قالب آدم پر گذرتے تھے کہتے کہ یہ کیسی صورت عجیب و غریب ہے کہ پردہ
حکمت سے نکالتے ہیں نہیں معلوم یہ کیا ہے اور بزبان حال آدم علیہ السلام ارشاد کرتے تھے
کہ اگرچہ تم مجکو نہیں جانتے مگر میں تو تم کو جانتا ہوں اتنا ٹھہرو کہ میں بالین خواب سے سر
اوٹھاؤں اور تمہارے نام تمکو بتاؤں صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث سے ثابت ہے کہ
حق تعالی نے آدم کو برکت ایداع امانت محمدی تمام اجزاء زمین سے پیدا کیا اسی سبب سے
بنی آدم رنگ میں مختلف ہوتے ہیں ابن ابی حاتم اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں حضرت
ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ خداوند تعالے نے حضرت آدم کو تمام اجزاء زمین سے
پیدا کیا یعنے شور و شیرین پس اگر اونکی اولاد میں جزو شیرین غالب ہوتا ہے تو وہ آخر کو
نیک بخت ہو جاتا ہے اگرچہ ماں باپ اوسکے کافر ہوں اور اگر شور غالب ہوتا ہے تو آخر کو
بدبخت ہو جاتا ہے اگرچہ ولی اور نبی کا لڑکا ہو اور وجہ تسمیہ آدم کی یہ ہے کہ قالب اونکا ادیم زمین
سے بنا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ رنگ آپکا گیہواں تھا اور لفظ آدم مشتق ہے اُدمہ سے
یعنی گندم گون روایت ہے کہ ہنوز قالب آدم علیہ السلام کا کامل نہیں ہوا تھا کہ شیطان
دیکھنے کو آیا مشاہدہ آب و رنگ سے عجب کدورت اوسکے دل میں پائی گئی آمادہ عیب جوئی
ہوا پہلے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ یہ خاک کہاں سے آئی ہے جبرئیل نے نشان اون

مقامات کا دیا شیطان اون مقامون پر گیا کہ شاید حقیقت حال سے مطلع ہون جہان
پونہچا غلغلۂ تسبیح اور ولولۂ تہلیل گرم پایا متحیر ہو کہنے لگا کہ عجیب ماجرا ہے باوجودیکہ ابھی
اجزاء آدم متفرق ہین اور حال یہ ہے اب ہیئت مجموعیہ کو دیکھا چاہیے کہ کیا کیا رنگ لائے
چنانچہ ہمیشہ گرد قالب کے پھرتا رہتا یہانتک کہ اعضاء شریف حضرت آدم علیہ السلام کے مرتب
ہوکے مرتبۂ صلصال کو پونہچے شیطان نے چاہا کہ کچھ حال کا کھوج لگائے انگشت امتحان
اوس قالب پر رکھی چونکہ اوسکا ناپاک ہاتھ دست ... نہ تھا قالب آدم علیہ السلام سے ایک
آواز نکلی یہ آواز سنکر خوش ہوا اور فرشتون سے کہنے لگا کچھ اندیشہ نکرنا چاہیے کیونکہ یہ ایک جسم
کاواک اور کھوکھلا ہے بغیر پر ہوئے سیر نہوگا بلکہ سستی سے زمین پر گر پڑیگا اور جو سمجھ جائیگا تو اعصاب
سست ہو جائینگے اور حرکات مین کاہلی کریگا روایت صحیح مین ہے کہ فرشتون کو ارشاد ہوا
کہ تم قالب آدم مین گھس کر ملاحظہ کرو جب فرشتے چلے تو شیطان سب سے آگے چلا اور قالب آدم پر
پونہچا فرشتون نے بطریق سیر اس قالب کی زیارت کی مگر قلب مین نہ جا سکے اور یہ دروازۂ دہن
سے داخل ہوا اور گرد محلات جوارح اور اعضا کے قدم حیرت سے رہا اور دیدۂ عبرت سے
دیکھتا ہوا در دل پر پونہچا آگے قدم نرکھ سکا نہایت متحیر ہو کر کہنے لگا کہ اور تو سہل ہے مگر یہ
مقام مشکل ہے اور یا نسو اندیشے خاسر اور خجل دیگر در دل سے پلٹ آیا جو باہر نکلا تو اوسکے
ہمراہیون نے پوچھا کہنے لگا اور تو سب خیریت ہے لیکن بائین طرف سینے کے ایک قصر وابستہ
مشعون باسرار سربستہ نظر آیا ہر چند مین نے غور کیا لیکن اوسکی حقیقت سے آگاہ نہوا مجھکو
اسی مقام سے خوف ہے دیکھیے ہمکو کیا معاملہ پڑیگا فرشتون نے کہا اگر مالک عالم ہمکو اسپر حاکم کریگا تو ہم کمال شفقت
اور عنایت اسکے حال پر کرینگے اور جو اسکو حاکم کریگا تو اطاعت اور فرمانبرداری کرینگے اور شیطان نے
اپنے دل مین کہا اگر مجھکو اسپر مسلط کرینگے تو مین ہلاک کرونگا اور جو مجھپر حاکم ہوا تو اسکا کہا نمانونگا

فیا ایہا الناس صلوا علیہ	قلوب بالقلب یطوف لسانہ
علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام	مقالا وہم فی حشر الانام

پھر جب قالب شریف آدم علیہ السلام نے لباس اختتام پہنا روح کو عالم امر سے حکم ہوا کہ اس جسم میں
درآ تب روح عالم نور سے آئی اور قالب کو تنگ و تاریک دیکھکر رکی رہی پھر حسب تحقیق بعضے
اہل تحقیق نور مبارک محمدی صلعم پیشانی یا پشت آدم میں رکھا گیا ہزار دیا اوس مسکن کا اوسکے
پرتو سے روشن ہوا اور روح فی الفور دماغ آدم میں داخل ہوئی سو برس تک پھرتی رہی چنانچہ
بطون دماغ نے تاثیر روح سے آگہی پائی اور رفتہ رفتہ ہر عضو مین سرایت کرتی رہی حق تعالے
نے برکت اوسی نور فیض معمور کے آدم علیہ السلام کو مسجود ملائک فرمایا تمام ملائکہ علوی و سفلی
سجدہ تحیتہ مین گر پڑے مگر ابلیس کہ بے پروہ مخالفت کرکے سجدہ سے منکر ہوگیا اور کہنے لگا اَنَا
خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ مین اوس سے بہتر ہون کہ مجکو تونے آگ سے
بنایا اور اوسکو خاک سے مین مدت سے طاعت اور عبادت مین مشغول ہون سو مین ایسے
مخلوق کو جو ابھی روبرو خاک سے بنایا گیا اور ابتک کسی کام کا نہین ہوا ہے اور کوئی
جوہر بندگی محک امتحان مین نہین لایا ہرگز اطاعت نکرونگا کہ صریح خلاف حکمت ہے بلکہ بڑی
ناقدر دانی اور اتلاف خدمتگاری ہے حکم ہوا نکل یہان سے تجھپر پھٹکار ہے قیامت تک
اور پھر تو وہ عذاب ہوگا کہ پھٹکار کو بھی بھول جائیگا بالجملہ شیطان مردود ہوا اور سر فرشتے
آخر دن جمعہ کو حضرت آدم کو بہشت مین لے گئے آپنے سیر چند ہوا سے خوش اور فضائے دلکش
اور میوہ ہائے لطیف آمادہ پائے مگر تنہائی کی وحشت سے گھبرائے اور حیران و پریشان ہوکر
خدا سے آرزو کی کہ میرے جنس کا ایک جوڑا پیدا کر حق تعالے نے آپکے پہلو سے چپ سے حوا کو
پیدا کیا اوس حالت مین کہ آدم درمیان خواب اور بیداری کے تھے اسلیے کہ بہشت مین خواب
نہین ہے اور یہ بھی حکمت تھی کہ اگر آدم علیہ السلام جاگتے ہوتے تو پہلو کے چاک کرنے سے
اونکو دکھ پہنچتا اور حوا سے دشمنی ہو جاتی اور جو صرف نیند ہوتی تو حقیقت حوا ایسے ناواقف
رہتے اور مہربانی نکرتے اور یہی اشارہ اس طرف ہے کہ اے آدم تیرا مقصود اور مطلوب تجھہی مین ہے
تو اپنے عالم وجود مین دیکھ کہ کل مطالب اسی وجود سے حاصل ہونگے اور تفسیر فتح العزیز مین ہے

کہ حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تنہا سیر کرتے تھے اور حیوانات ارضی کو دیکھکر متوحش ہوتے
اور یہ آرزو کرتے کہ کوئی ہم جنس ہوتا تو اوسکی صحبت سے تنہائی کی وحشت دفع ہوتی اللہ تعالیٰ
نے یہ اونکی خواہش پوری کی اور دوسرے روز جمعہ کے دن حالت خواب اور بیداری مین فرشتون
نے بایان پہلو آدم کا چاک کرکے ایک عورت خوبصورت نکالی اور پہلو کو پھر اسطرح ملا دیا کہ
کسی طرح تکلیف آپکو نہوئی جب آپ جاگے تو دیکھا پہلو مین ایک ہمجنس موجود ہے پوچھا
تو کون ہے حق تعالیٰ نے فرمایا یہ ہماری لونڈی ہے اسکا نام حوا ہے تیری وحشت
دفع کرنیکے لیے پیدا کی گئی حضرت آدم نے ہاتھ لگانا چاہا ارشاد ہوا خبردار اے آدم بلا
ادا کرنے مہر کے اسکو ہاتھ نہ لگانا عرض کی مہر اسکا کیا ہے حکم ہوا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم پر دس بار درود بھیج عرض کیا محمد کون ہین ارشاد ہوا خاتم سب پیغمبرونکے اگر اونکا
پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو اے آدم مین تجھکو پیدا نکرتا آدم علیہ السلام نے دس بار درود
پڑھا اور فرشتے گواہ و شاہد ہوے اور عقد نکاح آدم کا حوا کے ساتھ منعقد ہوا

قطوبیٰ لقلب تطوف لدیہ	فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ھو الروح فی کل جسم الانام	علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

نقل ہے کہ جب آدم علیہ السلام بارتکاب گناہ معاتب ہوے اور بہشت جاوید سے نکالے
دنیا مین بھیجے گئے نہایت وحشت مین مبتلا تھے حضرت جبرئیل نے اذان کہی جب اشہد ان
محمدا رسول اللہ پر پہنچے تو آپکو اس نام سے انس پیدا ہوا اور وحشت دفع ہوئی حضرت
ابن عباس سے منقول ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت کو یاد فرماتے بیہوش ہوجاتے
اور گر پڑتے تھے اور آپ بہشت و مافیہا کے واسطے نہین روتے تھے بلکہ یہ رونا خداوند بہشت
کے فراق کا تھا پھر جب فکر توبہ ہوئی تو اسی خوض مین دو سو برس روتے گزرے ایک دن
اپنا ہاتھ ماتھے پر رکھے ہوے سر زانو پر جھکائے بیٹھے رو رہے تھے کہ دفعتہً حضرت جبرئیل تشریف لائے
اور حضرت آدم کے رونے سے متاثر ہوے یہانتک کہ اونکو بھی رونا آگیا تب پوچھا اے آدم اسقدر

رونا کسواسطے ہے فرمایا اے جبرئیل کیسے نہ روؤن خداوند تعالی نے میری شامت عمل سے مرتبہ اعلے
میرے قیام کا کہ آسمان اور بہشت تھا لیلیا اور تحت الثرے مین ڈالدیا اور مقام دنیا اسکے عمل فنا
مین ٹھہرایا اے جبرئیل اگر شدائد اون مصائب کے گنون تو گن نہین سکتا تب حضرت جبرئیل نے
حضرت رب العزت سے یہ حال عرض کیا ارشاد ہوا آدم سے جاکر کہو اے آدم میری نعمتونکو
یاد کرکہ مین نے تجھکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور تیرے قالب خاکی مین اپنی روح پھونکی پھر فرشتون کو
جو میرے خاص بندے تھے تیرے سجدہ کا حکم دیا تو نے ان نعمتون کی قدر نہ جانی اور میرے
حکم سے نافرمان ہوا حضرت آدم نے عرض کیا اے پروردگار بیشک مجھ سے قصور ہوا لیکن
اسپر مجھکو ندامت ہے اور تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت رکھتی ہے حکم پہونچا فی الحقیقت
میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے اسی سبب سے جب مین نے تیری آواز تضرع
اور زاری کی سنی تو مجھکو رحم آیا اور مین نے تیری تقصیر معاف فرمائی اب ان کلمات کو
زبان پر لا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ اِنِّیْ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَتُبْ
عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور طبرانی معجم صغیر مین اور حاکم اور ابونعیم اور بیہقی نے حضرت عمر
سے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم فرماتے تھے کہ جب حضرت آدم مرتکب گناہ ہوکر معاتب ہوے
تو قبول توبہ مین حیران تھے اونکو یاد آیا کہ مجھکو حق تعالے نے جب پیدا کیا تھا اور روح اپنی
مجھ مین پھونکی تھی تب مین نے سر اوٹھا کر دیکھا تھا تو ساق عرش پر لکھا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس سے مین نے جانا کہ کیسی قدر اور منزلت اللہ کے نزدیک انکی برابر نہین
کیونکہ اونکے نام کو اپنے نام کے برابر لکھا ہے اب تدبیر یہ ہے کہ بحق اس شخص کے سوال مغفرت
کرون سو یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ حق تعالی نے بخش دیا
اور وحی بھیجی کہ تو نے محمد کو کیونکر جانا آدم نے سارا قصہ عرض کیا حکم ہوا اے آدم یہ پیغمبر
آخر الزمان ہے اور تیری اولاد مین سے ہوگا اگر اسکی پیدایش مجھکو منظور نہوتی تو تجھکو نہ پیدا
کرتا اور قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ جو کوئی تیری اولاد سے محمد صلی اللہ علیہ

وسیلہ کا وسیلہ کریگا اوسکے سب گناہ بخش دونگا اور مرادین اوسکی پوری کرونگا ۵

نزول فضل باری رحمت حق کیون نہو اوسپر	وسیلہ رحمۃ للعالمین کا جو اوٹھاتا ہے

اہل تحقیق فرماتے ہین کہ توبہ آدم علیہ السلام کی تین باتون سے قبول ہوئی حیا اور رونا اور دعا سو حیا کا یہ مرتبہ تھا کہ تین سو برس حضرت آدم نے شرم کے مارے آسمان کی طرف نہین دیکھا اور رونا وہ ایسا کہ اگر تمام دنیا والون کا رونا جمع کرکے ایک پلہ ترازو مین رکھین اور دوسرے مین گریہ آدم تو گریہ آپ ہی کا غالب آئیگا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور دعا کی کیفیت تو بیان ہو ہی گئی مسلمانو تم اس قصہ حضرت آدم سے عبرت لینا چاہیے کہ ایک زلت مین آپ ایسے اولو العزم پیغمبر یون ماخوذ ہوئے تم جو دن رات گناہون مین مبتلا رہتے ہو دیکھیے تمہارا کیا حال ہو خدا سے ڈرا کرو اور توفیق چاہو کہ تم کو گناہون صغیرہ اور کبیرہ سے بچاوے

فَطُوبیٰ لِقَلْبٍ تَعَلَّقَ لَہٗ بِہٖ	یَا اَیُّهَا النَّاسُ صَلُّوْا عَلَیْهِ
هُوَ اللّٰهُ وَهُوَ فِی کُلِّ حُسْنِ الْاَنَامِ	عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ

تفسیر معالم التنزیل مین ہے کہ دستور الٰہی یون قرار پایا کہ حضرت حوا کے ہر حمل مین ایک بیٹا ایک بیٹی توام پیدا ہونی شروع ہوئی مگر حضرت شیث جد امجد ہمارے حضرت کے تن تنہا پیدا ہوئے غیرت الٰہی نے چاہا کہ نور سے حبیب کا مشترک درمیان اپنے اور غیر کے ہو بلکہ یہی چاہا کہ مضمون آیت کے پرتو ذات وحدہ لاشریک لہ کے ہونے کا بخوبی عکس ہو جاوے

اور اسی جگہ سے کہتے ہین کہ حضرت کو سایہ نہ تھا	ہے ۵ خود سایہ تھا اسو جسے رکھتا تھا سایہ
سایہ تھا خدا کا قد دلجوے محمد	حضرت شیث علیہ السلام برکت تشریف

نور محمدی اجداد اور حسن اولاد اور اشبہ حضرت آدم علیہ السلام کے ہوئے اور آپ اونکو کل اولاد سے زیادہ چاہتے تھے حق تعالیٰ نے اونکو باپ کے سامنے صاحب اولاد کیا نقل ہے کہ حضرت آدم نے وقت انتقال کے شیث علیہ السلام کو دو وصیتین کین اول یہ کہ جب ذکر کرنا اللہ کا تو محمد کو بھی یاد کرنا کہ مین نے اونکا نام جنت کے مکانون اور فرشتون

کی پیشانیون اور حورون کی آنکھون پر لکھا ہوا دیکھا ہی اور فرشتے ہر وقت محمدؐ پر درود پڑھتے ہین
دوسرے یہ کہ طہارت سے سو بہیو نور محمدی کو رحمون پاک مین پہنچے شیث علیہ السلام نے بھی اپنے
آخر وقت اپنے بیٹے انوش کو بھی وصیت فرمائی اور وہ نور پاک شادی ہوتا گیا یہانتک کہ درجہ بدرجہ
پشتون پاک سے منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب تک آیا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن
ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک
بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک
تو سب نام اتفاقی ہین اور آگے پرکے نامون مین اختلاف ہی حضرت عمر فرماتے ہین کہ مین
عدنان تک پہونچکر سکوت کرتا ہون کہ اس سے زائد نہین جانتا مگر اہل سیر متفق ہین کہ
حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام آپکے اجداد مین ہین حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم سے میرے والدین تک میرے سلسلہ
نسب مین ہرگز سفاح جاہلیت کا لگاؤ نہین القصہ عبد المطلب کو جب نور مبارک نبوی پہونچا
اور انھون نے اس فضل کو پایا اوسی نور کی برکت سے یہ مکہ کے سردار ہوے تمام مکہ والے
اونکی کمال تعظیم اور تکریم کرتے تھے اور ہر وقت اونکے بدن سے مشک اور عنبر کی خوشبو آتی تھی
اور ہمیشہ اونکی پیشانی مین وہ نور مبارک چمکتا رہتا جب لوگونکو کوی مشکل پیش آتی یا قحط
ہوتا تو اونکو پہاڑ پر لیجا کر دعا کرتے نور محمدی کی برکت سے وہ مشکل آسان ہوجاتی اور قحط
دور ہوتا نقل ہی کہ جب ابرہہ ہاتھیونکا لشکر لیکر کعبہ شریفہ کو ڈھانے آیا عبد المطلب نے
قوم قریش کو بلاکر کہا کہ ہرگز تم نہ ڈرو اس گھر کا مالک بڑا زبردست ہی وہ آپ اسکو بچائیگا ہم
اسکے نگہبان نہین بلکہ ہم سب اسکی پناہ مین ہین اور یہ کہکر سب قوم کو لیکر سوار ہوئے
نور محمدی کا دائرہ آپکی پیشانی پر مثل ہلال کے روشن ہوا اور وہ روشنی ایسی تیز ہوئی کہ
اوسکی لو بیت اللہ پر مثل چراغ کے پڑتی تھی عبد المطلب نے اس نور کو دیکھکر کہا اے
قوم پلٹ چلو بیشک اب فتح ہمین کو ہوگی سب اپنے اپنے گھر چلے گئے ابرہہ نے ایک

آدمی بھیجا کہ تو مکہ جاکر لوگونکو میری طرف سے ڈرا جب وہ شخص مکہ مین آیا عبد المطلب کے چہرہ
کو دیکھتے بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور ایسا چلانے لگا جیسے ذبح کے وقت گاے چلاتی ہے
جب ہوش مین ہوا عبد المطلب کو سجدہ کیا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم سردار ہو
اور ایک روایت مین ہے کہ جب عبد المطلب ابرہہ پاس آئے اوسنے وہ ہاتھی سفید جو بیت اللہ
شریف کے ڈھانے کو لایا تھا بلوایا ہاتھی نے عبد المطلب کے اوپر نظر کرکے اونکو سجدہ کیا اور
حقتعالی نے اوسے گویائی دی ہاتھی نے کہا سلام اوس نور پر جو تیری پشت مین ہے اے
عبد المطلب پھر جنپا اوسکے سر مین بہت مارا مگر وہ اوٹھا ہی نہین پھر حق تعالی نے ابابیلونکو
دریا سے بھیجا ہر ایک پاس ایک ایک کنکری چونچ اور ایک ایک پیرون مین مسور کی برابر والے تھے
جسکے وہ کنکری پڑتی فورا ٹھنڈا ہو جاتا اور ابرہہ کے بدن مین ایک درد پیدا ہوا اور اوسکی انگلیان
اوسکی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئین اور انسے پیپ اور خون جاری ہوا اور اوسنے دل تک خبر لی
کہ سب شق ہوگیا نعوذ باللہ من غضب اللہ کذا فی مدارج النبوۃ مسلمانو جب نور نبوی نے
عبد المطلب کو اس رتبہ پر پہونچایا اور مکہ معظمہ کو اوس بادشاہ ظالم کے شر سے محفوظ رکھا
اگر تمھارے ظاہر و باطن مین بھی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہووے گا کل قیامت کو تمھین
آتش دوزخ سے کیسے نہ بچانے اور اعزاز اکرام کے ساتھہ بہشت مین کیونکر نہ پہونچانے
ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قبل پیدا ہونے عبد اللہ کے ایک روز عبد المطلب نے خواب
مین دیکھا کہ میری پشت سے ایک زنجیر نورانی نکلی ہے کہ اوسمین چار طرفین ہین ایک
طرف آسمان کی جانب چلی گئی ہے اور دوسری طرف زمین کو اور تیسری پورب چوتھی
پچھم اور اوس زنجیر پر یکبال تابش نور سے نگاہ نہ ٹہرتی تھی پھر وہ بڑھکر ایک درخت
سرسبز و شاداب ہوگئی اور اوسمین ہر طرح کے میوے لگے اوسکے سایہ مین دو شخص باہیبت
کشیدہ قامت کھڑے ہین مین نے اونسے پوچھا تم کون ہو ایک نے کہا ہم نوح نبی اللہ ہین
دوسرے نے کہا ہم ابراہیم خلیل اللہ ہین ہم آئے ہین کہ اس درخت کے سایہ مین آرام کرین

اور خوشخبری ہو تمکو اے عبدالمطلب اس خواب سے پھر مین خواب سے اوٹھکر ترسان اور لرزان باہر گیا
اور کاہنون سے تعبیر پوچھی کاہنون نے کہا اے عبدالمطلب تیری پشت سے ایسا شخص پیدا
ہوگا جسپر تمام آسمان اور زمین والے ایمان لاوینگے اور باعث رحمت ایک قوم کا اور موجب
خرابی دوسری قوم کا ہوگا مدارج النبوۃ مین کعب احبار سے منقول ہے کہ عبدالمطلب ایکدن
خانہ کعبہ مین ایک مقام پر سوتے تھے جاگے تو کیا دیکھتے ہین کہ آنکھون مین سرمہ لگا
بالون مین تیل پڑا اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہین حیران کہ یہ کپڑے کہان سے آئے اور کسنے
مجھکو پہنائے اونکے باپ نے نجومیون پاس لیجا کر حال بیان کیا اونھون نے خبر دی کہ
حق تعالی نے حکم دیا ہے کہ اب انکی شادی کر دو چنانچہ اونکے باپ نے اونکا نکاح ایک عورت
سے کر دیا اوس سے حارث اونکا بڑا بیٹا پیدا ہوا پھر وہ عورت مر گئی اوسکے بعد اونھون
نے نکاح کیا فاطمہ بنت عمر بن عائذ سے اوس سے عبداللہ والد ماجد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوئے عبدالمطلب سمجھے کہ یہ خواب والا وہی ہے لیکن چونکہ تو باحکم
بیٹے کا رکھتا ہے اوس خواب کا ظہور پشت عبداللہ سے ہوا

فطوبی لقلب تطوف لدیہ	فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ہو الروح فی کل جسم الانام	علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

اہل سیر لکھتے ہین کہ جس رات کو عبداللہ پیدا ہوئے اہل کتاب نے شام مین ایک دوسرے کو
خبر دی کہ آج کی رات پدر پیغمبر آخر الزمان مکے مین پیدا ہوئے اور علامتون سے بھی دریافت کیا
جب سب متفق اونکی پیدایش پر ہوئے تو سبھون نے اونکی عداوت پر کمر باندھی اور درپے
اونکے قتل کے ہوئے اور کئی بار اسی ارادہ فاسد سے مکے کے گرد آئے حق تعالی نے ببرکت
نور محمدی عبداللہ کو اونکی شرون سے محفوظ رکھا اور عبداللہ کی تربیت اور حفاظت
ہر طرح کی عالم غیب سے ہوتی رہی ایک روز عبداللہ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ جب
مین بطحاء مکہ کیطرف جاتا ہون تو ایک نور مجھ سے جدا ہو کر دو ٹکڑے ہو جاتا ہے آدھا

مشرق کی طرف اوڑتا اور آدھا مغرب کی جانب چلا جاتا ہی بعد اوسکے تھوڑی دیر مین وہ نور گول ہو کر ابر کی
طرح مجھپر سایہ کرتا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ دروازے آسمان کے کھل جاتے ہین اور وہ نور آسمان سے
جا کر فوراً پھر آتا ہی اور پھر میری پیٹھ مین در آتا ہی اور جب مین بیٹھتا ہون تو اوس سے آواز
آتی ہی کہ اے وہ شخص کہ نور محمدی تیری پشت مین ہی تجھپر سلام اور جس درخت خشک کے نیچے
جاتا ہون وہ سرسبز ہو کر مجھپر سایہ کرتا ہی اور جب وہ میرے سامنے سے جدا ہوتا ہون تو وہ پھر بحال خود ہو جاتا
عبدالمطلب نے کہا اے عبداللہ بشارت ہو تجھے کہ تیری پیٹھ سے سید رسل ہادی سبل پیدا ہوگا مین نے
بھی اسیکی خواب دیکھی ہین اور آثار و علامات مشاہدہ کرتا ہون لکھا ہی کہ عبداللہ صغر سن سے مظہر
کمالات اور متصف بگانہ صفات تھے اور جب جوان ہوے تو حسن صورت اور صفائی سیر
اور کمال حسب اور لطف گفتار اور حسن کردار اور مکارم اخلاق اور محاسن اشفاق اور شمائل مطبوع
اور حرکات موزون مین جوانان قریش سے ممتاز ہوے نور کوکب محمدی اونکی طلعت زیبا سے
ظاہر اور شعاع آفتاب احمدی اونکے چہرہ دلفروز سے باہر زنان قریش فریفتہ اونکے حسن و جمال
کی ہوئین اور ہر ایک اپنے ناز و انداز سے چاہتی کہ اونکو اپنے جال مین پھانسے مگر حق تعالے
اونکا حافظ اور نگہبان رہتا کہین اودھر اودھر بھٹکنے نہ دیتا وہب ابن عبد مناف نے اس کرامت
سے آگاہی پاکر اپنی بیٹی آمنہ خاتون کو کہ حسن صورت اور پاکیزگی سیرت مین زنان قریش
سے ممتاز تھین عبداللہ کے نکاح مین دیا اور حق تعالی نے یہ عطیہ بزرگ اونکو کرامت
فرمائی نقل ہی کہ عبداللہ ایک روز کسی کام کو جاتے تھے راستہ مین ام قتال ورقہ ابن
نوفل کی بہن سے کہ جمال و کمال مین یگانہ روزگار تھی اور کتب آسمانی پڑھی ہوئی ملاقات
ہوئی اوسنے جو چہرہ عبداللہ پر نگاہ کی نور محمدی اونکے چہرہ دلفروز پر چمکتا دیکھا فریفتہ ہوگئی اور اپنے
آپکو اونپر پیش کیا اور بروایتی فتیلہ اور بروایتی فاطمہ شامیہ یا مرہ خثعمیہ اور ایک روایت مین
لیلی عدویہ تھی جسنے اپنے آپکو عبداللہ پر پیش کیا اور بتطبیق ان روایات کی یہ ہی کہ
ان سب مذکورات نے خواہش کی تھی ہر ایک راوی نے جو اوسکو پہنچا روایت کی بغیر شک کیے

عورت بولی کہ سو اوس چیز کو جو تیرے پاس تھی مین دیکھتی ہون مین روتی ہی اگر تو میرا کہا مانتا اور میرے ساتھ تھوڑی دیر رہتا کہ

جان بفدات سلیم تو کہ ازان من شوی | مردہ تن جون من ہمین کوش کہ جان من شوی
کفتی آزان تو شوم اے بفدات جان من | من بفدای غم شوم تا توازان من شوی

عبد اللہ حیلہ و حوالہ کر کے ٹل آئے اور گھر مین آکر اپنی بیوی سے ہمبستر ہوے اور وہ نور جسکی چوٹ سے شیشہ دل عورتون کا چور چور تھے آمنہ کے پیٹ مین آیا عبد اللہ کو اوس عورت کا کہنا یاد آیا صبح کو اوٹھکر اوس عورت کے پاس گئے اور کہا کچھ تجھکو اوس بات کا خیال ہے اوسنے جو پیشانی عبد اللہ پر نگاہ کی اور وہ نور چمکتا نہ دیکھا بولی جا مین بدکار نہین ہون مین نے نور محمدی تیری پیشانی مین چمکتا دیکھا تھا اور یہ جانتی تھی کہ

ہرچہ بیگانہ و خیلے و شید | جملہ درین راہ طفیلے و شید
گوی زمین در خم چوگان او ست | خطۂ فلک خطہ ایوان او ست

سوچا ہتی تھی کہ جسطرح ہو اوسکو اپنے پیٹ مین لیلون مگر خدا نے بچایا اور جہان مقدر کیا تھا وہین پونہچایا اب مجھکو تجھ سے کچھ مطلب نہین ہے عبد اللہ سچ بتا تو کس عورت کے ساتھ سویا عبد اللہ نے حال کہا اوسنے کہا اے عبد اللہ خبر کر اپنی بی بی کو کہ تو نے اپنے پیٹ مین اوٹھایا ہے بہترین اہل زمین کو اوسکی محافظت کرنا ضرور ہو روایت ہو کہ جس رات کو آفتاب سپہر رسالت کا برج حمل مین آیا صبح کو اوسکی سارے بت روی زمین کے منہ کے بل گر پڑے اور شیاطین آسمان کے جانے سے بند کیے گئے بادشاہون کے تخت اولٹ گئے ملائکہ کو حضرت احدیت سے ارشاد ہوا کہ آج تمام عالم کو نور محبوب سے منور کرو چنانچہ کوئی گھر نہتھا جو نورانی نہوا ابونعیم نے حضرت عباس سے روایت کی ہو کہ اوس رات مین اہل قریش کے چار پائے گویا ہوے اور خوشی مین پکار پکار کر کہا کہ قسم ہے پروردگار کی کہ آمنہ کے پیٹ مین خدا کا رسول ہو تمام دنیا کا امام اور سارے خاندانون کا چراغ اور فرشتون کو حکم ہوا کہ تمام عالم کو منور کرین رضوان دروازے بہشت کے کھول کر مشام جبروت اور لاہوت کو معطر کرے مالک آجکی رات دوزخ کو ٹھنڈی کروے ابلیس چالیس روز تک جبل بوقبیس پر بحالت اضطراب واویلا کرتا رہا ایک فرشتے نے

اوسکو دریا مین غوطہ دیا منہہ اوسکا کالا ہو گیا اوسکی ذریت نے سبب پوچھا بولا کہ خرابی ہوئی
ہماری اور تمھاری جو کبھی نہین ہوئی تھی آجکی رات رحم آمنہ مین نور پیغمبر آخر الزمان آیا ہے اسکے
باعث سے عبادت لات اور منات اور عزی اور ہبل کی بالکل موقوف ہو جاویگی اور یہ مورتین
توڑی جاوینگی تمام دین منسوخ ہوینگے شرک و کفر زناکاری قماربازی شرابخواری کو منع کریگا جو
نمانیگا اوسے سزا دیگا اور ہماری آمد و رفت آسمان پر نہو گی جب ارادہ کرینگے فرشتے انگارے
پھینکینگے تمام روی زمین مسجد ہوکر عبادت حق سے آباد ہو گی فعال نیک کا روز بروز کمال اور بری باتونکا زوال ہو گا

نطق بی لقلب نطقت لہ بہ	فیا ایہا الناس صلوا علیہ
فہو الدوام فی کل جنس الانام	علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

روایت صحیحہ مین ہے کہ حضرت نو مہینے پورے اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ مین رہے اور جیسے
عورتونکی عادت ہے کہ حمل کے دنونمین بدمزگی طبیعت اور ناخوشی خاطر رہا کرتی ہے سو آپکی
والدہ ماجدہ کو اس قسم کے عوارض سے کوئی بھی عارضہ نتھا بلکہ وہ فرماتی تھین کہ حمل کے
دنونمین مجھے یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مین حمل سے ہون ایک رات مین کچھ سوتی اور کچھ جاگتی تھی
کہ ایک آواز میرے کان مین آئی کہ تو حمل سے ہے اور تیرے پیٹ مین بہترین خلائق ہے
اوسوقت سے مین نے جانا کہ حمل سے ہون اور مدت حمل تک ہر مہینے آسمان سے یہ آواز
آتی تھی کہ اے آمنہ تجھے مبارک ہو کہ ابو القاسم کے ظہور کا دن آپہنچا مواہب لدنیہ مین لکھا ہے
کہ آمنہ نے ایام حمل مین خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے انت حاملۃ بسید ہذہ الامۃ
فاذا وضعتہ فسمیہ محمدا تو حاملہ ہے سردار اس امت سے جب پیدا ہو محمد نام رکھیو اور خود
حق تعالی نے اپنے کلام پاک مین آپکو اسی نام سے چار جگہ یاد فرمایا ہے جیسا وما محمد الا رسول
وما کان محمد ابا احد من رجالکم وآمنوا بما نزل علی محمد اور محمد رسول اللہ
والذین معہ اور کتب سابقہ اور السنہ انبیاء گذشتہ مین بھی یہی اسم شریف بشر تھا تحقیق محدثین
اہل سیر کی یہ ہے کہ آمنہ شب تولد آنحضرت تنہا تھین اسیوجہ سے جب آثار وضع حمل کے ہوے

تو ترسان اور ہراسان ہوئین اور گھبرا کر خدا کی جناب مین رجوع کی کہ کاش اسوقت بیبیان عبد مناف کی میرے پاس ہوتین کہ اس تنہائی مین میرا دل بہلاتین ناگاہ غیب سے ایک جماعت عورتون کی ظاہر ہوئی اور سب نے کہا ہم حورین ہین اے آمنہ خدا نے ہمکو تمہاری حفاظت کے واسطے بھیجا ہے اور ہم سب تمپر قربان ہین اور جب وقت پیدائش قریب آیا تو آوازین وحشتناک میرے کان مین آنے لگین اور مجھے ڈر اور دہشت شروع ہوا ناگاہ ایک مرغ سفید نے آکر اپنے بازو میرے سینے پر ملے وہ خوف اور ڈر سب جاتا رہا پھر وہی بصورت ایک جوان خوبصورت کے ہوگیا اور اسکے ہاتھ مین ایک پیالہ شراب طہور کا تھا میرے روبرو رکھا اور کہا اے آمنہ اسکو پی مین نے پیا خوب پیٹ بھر کر پی مین نے پیٹ بھر کر پیا پھر اوس نے میرے پیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اوسکو مس کرنے لگا اور کھینچ لگا

رونق افزا ہو تو اے عالی جناب
رونق افزا ہو تو اے نور الہدی
دستگیر مستمندان آئیے
آئیے اے جان جہان اب آئیے
ہے زبان پر خلق کی یہ التجا
چار سو برپا ہوا شور نشور
شہ برہ دستی زپا افتادگان را
تا و خشک لب بر خاک آئیم
تا آخر رحمۃ للعالمین

اے رونق افزا ہو تو اے شاہ دوسرا
رونق افزا ہو تو اے گردون قبا
رونق افزا ہو رسول انس و جان
چارہ ساز دردمندان آئیے
رونق افزا ہو تو اے شان خدا
آئیے اے خواجہ ہر دو سرا
جان لب ہین عاشقان خستہ جان
لیکن دلداری دلدادگان را
تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہی
ز مہجوران بر انداز نقشے

رونق افزا ہو تو اے ماہ عرب
رونق افزا ہو تو اے بدر الدجی
رونق افزا ہو شفیع عاصیان
منتظر ہے اک جہان اب آئیے
رونق افزا ہو محمد مصطفی
ہے فزون از حد رجا ب شوق حضور
اور یہ اشعار ہین ورد زبان
اگرچہ غرق دریای گناہیم
کنی بر حال لب خشکان نگاہی

پس بارھوین تاریخ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن طلوع صبح صادق کے بعد مستقبل قبلہ دونون ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اوٹھائے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوکر تمام عالم کو اپنی جمال باکمال سے روشن فرمایا غزل

مقتدای دو جہان پیدا ہوئی | تاج فرق عرش شان پیدا ہوئی | مہر اوج لامکان پیدا ہوئے

گوہر گنج نہان پیدا ہوے
مہ ہاے انفس وجان پیدا ہوے
آج فخر مرسلان پیدا ہوے
ہو گنہگارون کو جشن عید آج
وہ بہار بے خزان پیدا ہوے
قالب مشتاق مین جان آ گئی
سرور عرش آستان پیدا ہوے

سلام

السلام اے تاجدار باوفا
السلام اے مخزن اسرار دین
اے جلاے روح ایمان السلام
السلام اے بحر حکمت السلام
السلام اے ظل ذات کبریا
السلام اے خضر راہ معرفت
السلام ای والی مولای من
سائل بے مایہ ہون مفلس گدا
آپکو حق نے بنایا آفتاب
ظلمت عصیان سے مین اندوہناک
دردمند عشق ہون فی کان آپ ہین
آپ خیر الخلق اصل کائنات
ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش

صدر بزم قدسیان پیدا ہوے
جان فزاے عاشقان پیدا ہوے
رحمۃ للعالمین ہے جنکا نام
وہ شفیع عاصیان پیدا ہوے
جاگ اوٹھی ہین آج چشم انکی نصیب
وہ مسیحای زمان پیدا ہوے
بیکسی پر ہو نہ کیونکر ہمکو ناز
السلام اے مصطفے اوے مجتبے
السلام اے نائب پروردگار
اے سراپا صنعت حق السلام
اے ضیاے چشم عرفان السلام
السلام اے حب تو ایمان من
السلام اے بدر دین نور الہدے
اے طبیب دردمندان السلام
السلام ای مالک و آقای من
مین کہون کس سے بھلا درد نہان
مین ہون مثل ذرہ ناچیز و خراب
آپ شمع دین ہین مین پروانہ ہون
قالب بے جان ہون اے جان من آپ
سینہ خواہم شرحہ شرح از فراق
باز جوید روزگار وصل خویش

خاتم پیغمبران پیدا ہوے
مرحبا صد مرحبا صل علی
وہ شفیق و مہربان پیدا ہوے
فرط شادی سے ہے عالم باغ باغ
زیب گلزار جہان پیدا ہوے
ہو زمین کیونکر نہ رشک آسمان
دستگیر بیکسان پیدا ہوے
السلام اے جلوہ نور خدا
السلام اے مظہر انوار دین
اے مجسم رحمت حق السلام
السلام اے ابر رحمت السلام
السلام اے رونق قرآن مبین
السلام اے نوح بحر معصیت
اے حبیب مونس جان السلام
السلام اے صاحب فیض و سخا
آپکا کہلاتا ہون جاؤن کہان
نور رب العالمین ہے ذات پاک
آپ گل ہین بلبل دیوانہ ہون
مین گرفتار جہان بے ثبات
تا بگویم شرح درد اشتیاق
ماہی بے آب کے مانند ہون

ہے جگر شق اور دل ہے اپنا خون
مضطرب رہتا ہے دل بیتاب وار
کنج تنہائی ہے اور درد فراق
دل کے آئینہ میں تصویر حضور
ہان خیال روی زیبا ہے رفیق
قلب مومن عرش سے کچھ کم نہیں
از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
آرزو اتنی ہے اے حق کے حبیب
سامنے ہو روی تابان کا ظہور
اے مسیحا اس طرح سے جب مرون
لطف و عیش و راحت شاہانہ ہو
آپکے جلوے سے خیر المرسلین
طبقۂ جنت کا ہو سبکو گمان
ظلمت غم سے ہو دل تاریک تار
روز محشر کو میں سمجھوں روز عید
گرد سر پھر کر ہوں قربان حضور
ہون شہید تیغ ابروی حضور
رحم فرما اے رحیم بیکسان
اے شہنشاہ آپکے ہمراہ ہو
کفش برداری کی خدمت نصیب ہو
آپ جو کچھ چاہیں وہ مشکل نہیں

جوش الفت سے گریبان چاک ہون
سوکھ کر کانٹا ہوا ہے جسم زار
لذت دنیا سے دل بیزار ہے
رہتی ہے اے شافع روز نشور
خانۂ دل آپ سے معمور ہے
قول شاعر کا ہوا مجھکو یقین
ای شہ دین میں ہون قربان آپ پر
جس گھڑی ہو وقت رحلت کا قریب
کلفت غم دور ہو دیکھوں جمال
مر کے بیشک زندہ جاوید ہون
دل فدائی تابش رخسار ہو
وہ زمین ہو رشک چرخ ہفتمین
جب سوا نیزے پہ آئے آفتاب
کلفت فرقت سے جان ہو بیقرار
چشم میگون دیکھکر سرشار ہون
ہون نثار روی تابان حضور
ہر کہ شد مقتول شد مقبول دوست
کن عطا عیش مخلد در جنان
مطرح انوار رحمت ہو غلام
روبرو ہر دم رہے حاضر قریب
ہے خلاف آداب کے طول سخن

وحشت غربت میں اڑاتا خاک ہون
رات دن ہے آپ ہی کا اشتیاق
بزم عشرت موجب آزار ہے
بیکسی میں کون ہے اپنا شفیق
یہ زیارت گہ سراپا نور ہے
دل بدست آور کہ حج اکبر است
ہیں تصدق سب دل و جان آپ پر
لب پہ نام اور دل میں عشق حضور
ہو وہ شادی مرگ ایسا ہون نہال
کنج مرقد مجھکو عشرت خانہ ہو
دیدہ جام بادۂ دیدار ہو
تہنیت خوان ہو گروہ قدسیان
یعنے وہ دن ہو کہ ہے روز حساب
آفتاب روی رخشان ہو پدید
مردم بیمار کا بیمار ہون
ہون شکار دام گیسوی حضور
خونبہای جان نثاران رحم اوست
ہے تمنا یہ گدا بھی شاہ ہو
گرچہ آلودہ ہے عصیان میں تمام
آسرا ہے آپکا اے شاہ دین
پر کرون کیا شوق دل ہے جوش زن

وسعت ہم افزون ہو یان نبی پروانہ پن	بھی مین نا ہی کہ پھاڑون پیرہن	بیخود و مستانہ و آشفتہ تن
حاضر شب ہوں اے خیر البشر	ہو زیارت روضۂ پرنور کی	ہو ہوا شورش دل رنجور کی
عتبۂ عالی پہ رکھون اپنا سر	ہو علاج شدت درد جگر	ہو سبک رو سب کلون یہ چشم تر
خاک ہو درگاہ کی کحل البصر	ہو یہ جان غلام خاکسار	ہو قبول اے حضرت گردون وقار
آستان چھوٹے نہ مجھ سے زینہار	بعد مردن ہو مدینہ مین مزار	تا ابد ہو کوی اقدس مین مقام
یعنی قربان آپ پر ہو صبح و شام	بس یہ حاضر چشم گریان ہو ان کلام	اب نہین تاب سخن ہے والسلام

آمنہ فرماتی ہین کہ جس وقت حضرت پیدا ہوئے اوسی وقت سجدہ مین گرے اور انگشت
شہادت آسمان کی طرف اوٹھائی بعد اوسکے ایک ابر سفید آیا اوسنے آپکو لپیٹ لیا بیچ مین
چھپا لیا میرے کان مین آواز آئی کہ گوینده کہتا ہے کہ اسکو مغرب اور مشرق پھرالاؤ تو سب
مخلوقات اور تمام ملائک و رجن و وحوش و طیور و شجر و حجر اوسکے نام سے واقف ہون
اور خلق آدم اور معرفت شیث شجاعت نوح خلت ابراہیم زبان اسمعیل رضای اسحق فصاحت
صالح حکمت لوط شدت موسیٰ صبر ایوب طاعت یونس جہاد یوشع آواز داود محبت دانیال
وقار الیاس عصمت یحیی زہد عیسی علیہم السلام عطا کرو اور بحر اخلاق انبیا مین غوطہ دو پھر
ابر کھل گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت کپڑے سبز مین لپٹے پائے گئے
کہ مثل چشمہ کے پانی اوس سے ٹپکتا تھا اور کہنے والا کہتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حاکم ہوئے تمام دنیا کے اور تمام اونکے مطیع ہونگے اور تین شخص نظر پڑے ایک کے ہاتھ
مین ابریق نقرہ دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمرد سبز تیسرے کے ہاتھ مین حریر
سفید ایک نے انگشتری نکالی اور سات مرتبہ دھوکر دونون شانون کے درمیان
مین مہر کردی اور اپنی گود مین ایک ساعت رکھکر میری گود مین دیا صفیہ حضرت کی
پھوپھی سے منقول ہے کہ شب ولادت حضرت کی مین قابلہ تھی وقت ولادت
مین نے دیکھا کہ ایک ایسا نور جدا ہوا جسکی روشنی چراغ پر غالب ہوگئی اور چھہ چیزین

دیکھین ایک طشت مین پڑے آپ نے تو سجدہ کیا دوسرے سر اوٹھاکر زبان فصیح فرمایا لا الٰہ
الا اللہ و انی رسول اللہ تیسرے اوس گھر کو نور سے روشن دیکھا چوتھے جب مین نے
آپ کو چاہا کہ غسل دون غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہ ہمنے اپنے حبیب کو دھو دھلا کے
بھیجا ہے پانچوین آپ ختنہ کیے ہوئے اور نال کٹے ہوئے پیدا ہوئے چھٹے جب مین نے
چاہا کہ آپ کو کپڑے مین لپیٹون تو آپکی پشت پر دونون کندھون کے بیچ مین خاتم نبوت
دیکھی اوس مین لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بھی صفیہ کہتی ہین کہ آپ
سبھی سے مین کچھ چپکے چپکے فرماتے تھے مین نے کان لگائے تو معلوم ہوا کہ آپ
فرماتے ہین امتی امتی اسے امتیان محمدی تمکو بشارت ہو کہ جب تمہارے مولا اور
پیغمبر نے تمکو وقت ولادت کے فراموش نہین کیا تو وقت شفاعت کے کیسے بھولینگے

واہ کیا فضل کبریائی ہے	کیا ہی الطاف مصطفائی ہے	یہ عنایات سرور عالم
زخم دل پر یہ صورت مرہم	اس کلام و بیان کے صدقے	اس زبان و دہان کے صدقے

عبد المطلب سے منقول ہے کہ شب ولادت حضرت کی مین خانہ کعبہ مین مصروف عبادت تھا
ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ خانہ کعبہ مقام ابراہیم سے سجدہ مین آیا اور پھر بحالت اصلی آکر
بزبان فصیح کہا اللہ اکبر خدائے محمد نے مجھے اب ناپاکی بتون سے نجات دی اور ہبل کہ
سب بتون مین بڑا تھا اوندھا گر پڑا اور آواز آئی کہ آمنہ کے لڑکا ہوا اور سحاب رحمت اوسپر
نازل ہوا اور ایک طشت عالم قدس سے آیا کہ اوسکو دھوئین اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خلق کو تاریکی ضلالت سے روشنائی ہدایت مین لائیگا اور تمام خلق پر مبعوث ہوگا اور
کنجیان خزانون کی اوسکو ملین جب یہ باتین مین نے سنین متحیر ہو گیا کہ یہ خواب دیکھتا ہون
یا جاگتا غور کیا تو اپنے آپکو بیدار پایا اور دروازہ بنی شیبہ سے بطحا کی جانب باہر نکلا
کوہ صفا کو دیکھا کہ بلند اور پست ہوتا تھا اور کوہ مروہ اضطراب مین اور ادہر اودہر سے
آوازین آتی تھین کہ اے سید قریش یہ کیا حال ہے اور کیون ڈرتے ہو مگر مجھے قوت تکلم

ہے نہین آخر کو گھر آیا کہ اوس فرزند ارجمند کو دیکھون دروازے پر دیکھا کہ ایک مرغ سفید پر
پھیلائے ہوئے ہے اوسکے نور سے مکے کے پہاڑ روشن ہین اور ابر سفید چھا رہے گھر پر
اسکے آمنہ چھپا یا ہوا ہے اور مجھے اندر آنے سے روکتا ہے پھر ایک گھڑی ستا کر غور
کیا کہ یہ کیا ہے خواب یا بیداری پھر خوشبوے مشک سونگھنے لگا آخر جلدی سے
گھر مین چلا آیا اور تمکو پاس آمنہ اس حال مین دیکھا ٥

فطوبیٰ لقلب یطوف کعبتہ ہو الذی وفی بحسن الآثار	فیا ایہا الناس صلوا علیہ علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

بیان رضاعت شریف اصحاب سیر اور تواریخ متفق ہین کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اول روز اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیا پھر ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے
دودھ پلایا اور یہ ثویبہ وہ ہے جسے آنحضرت کی پیدایش کی بشارت دینے مین ابی لہب نے
آزاد کیا اور یہ کہدیا تھا کہ تو جا کر دودھ پلا تب اوسنے دودھ پلایا تھا بعد اوسکے حلیمہ بنت
عبداللہ بن ابی ذویب کے دودھ سے پرورش ہوئے اسکا حال اس طرح ہے کہ طبرانی
اور بیہقی اور ابونعیم وغیرہ محدثین نے حلیمہ سعدیہ سے روایت کی ہے کہ کہا حلیمہ نے
جب مین قبیلہ بنی سعد بن ابی بکر کی عورتون کے ساتھ جو شیر خوار لڑکون کی تلاش مین
نکلی تھی مکے مین آئی اوس سال بڑا قحط تھا اور میرے پاس ایک مادہ خر تھی کہ مارے
لاغری کے چل نہ سکتی اور ایک اونٹنی جو ایک قطرہ بھی دودھ نہ دیتی اور میرا لڑکا اور
خاوند میرے ساتھ تھے اور مفلسی کی یہ حالت کہ مارے فاقون کے نہ رات کو نیند آتی
نہ دن کو چین پڑتی قوم کی عورتون نے سب پوچھکر اپنے خاطرخواہ مالدارون کے لڑکے
لے لیے اور کوئی لڑکا سوا حضرت کے باقی نہ تھا سو وہ بھی اس سبب سے کہ آپ یتیم تھے
کسی نے قبول نہ کیا مین نہایت ملول اور محزون ہوئی کہ مین کیون آئی ناگاہ ایک
شخص کو دیکھا کہ آثار عظمت اور ہیبت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھے اور نور کرامت

اور سہامت اونکی جبین مبین سے ہویدا کہتا ہوا آیا کہ کوئی عورتون شیرخوار سی ایسی بھی باقی ہے
جسنے لڑکا نپایا ہو مین نے پوچھا یہ کون صاحب ہین لوگون نے کہا یہ سردار قریش کے
ہین عبد المطلب بن ہاشم انکا نام ہے مین نے سامنے جاکر سلام کیا اونھون نے پوچھا تو
کون ہے مین نے کہا ایک عورت ہون قبیلہ بنی سعد کی میرا نام حلیمہ ہے کہا کیا خوب یہ
یہ دونون خصلتین عمدہ ہین یعنی سعادت اور حلم اے حلیمہ میرا ایک لڑکا یتیم ہے محمد نام اوسکو
کل عورتون بنی سعد کو دیا کسی نے نلیا کہ اس سے کوئی فائدہ نہین تو قبول کر کہ اس سے
فائدہ اوٹھائیگی مین اپنے شوہر کے پاس گئی اور سارا قصہ کہا اور مشورہ کیا کہ مکے سے خالی
ہاتھ چلے جاتے ہوے کمال شرم آتی ہے خدا نے اوسکے دل مین فرحت اور سرور ڈالدیا
اوسنے کہا اے حلیمہ جا اور اوس لڑکے کو لا ہر چند اوسکے باپ نہین مگر دادا تو عبد المطلب
ہین اوس یتیم کی جا ہے کوئی قدر نجانے مگر مین تو جانتا ہون سعدی ان دلبر یگانہ ہر کس خبر ندارد
گوہر شناس داند در یتیم را ؛ حلیمہ کہتی ہین کہ بعد مشورہ مین آمنہ کے پاس گئی اور آنحضرت
کو دیکھا کہ ایک سفید کپڑے مین لپٹے ہوے سوتے تھے اور سانس لیتے اور جو بعضون نے
اسکو خراٹا کر کے تعبیر کیا ہے سو یہ صحیح نہین آپ کبھی خراٹا لیتے ہی نتھے کیونکہ خراٹا ایک آواز
ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالے نے سب باتون سے آپکو منزہ کیا تھا کذا قال مولانا شاہ ولی اللہ
محدث حلیمہ کہتی ہین کہ مین نے جو نہین کپڑا اوٹھا کر دیکھا ہزار جان سے عاشق ہو گئی ع

من در آن کس کہ ترا بیند و حیران نشود		مردمان در من و بیہوشی من حیرانند

آہستہ پاس جا کر سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا حضرت نے جھٹ آنکھ کھولدی اور دیکھکر متبسم ہوے
مین نے نہایت پیار سے دونون آنکھین چومین اور گود مین لیکر پستان راست منھ مین
دی آپنے دودھ پیا جب پستان چپ دینی چاہی آپنے منھہ مین نلی اور تا زمان رضاعت
ایک ہی پستان کے دودھ پر رہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ حق تعالے نے
ابتدا ہی سے آپ پر عدالت اور انصاف کا وصف کھولدیا تھا کہ آپنے دودھ پینے مین بھی

سپرشتہ عدالت اور انصاف ہاتھ سے نہ دیا ایک پستان کا دودھ رضاعی بھائی کے لیے چھوڑ
دیتے تھے بعد اوسکے حلیمہ کہتی ہین کہ مین آپکو اپنی فرودگاہ پر لائی اور اپنے خاوند کو دکھلایا
وہ بھی دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور میری اونٹنی لاغر دودھ سے سیراب ہوگئی میرے خاوند
نے دودھ کر آپ پیا اور مجھکو پلایا تکلیف فاقہ کشی اوس سے دفع ہوئی اور رات کو نیند بھر
سوئی صبح میرے خاوند نے کہا اے حلیمہ یہ لڑکا تجھے مبارک ہو کہ اسکا تشریف لانا ہمارے لیے
مبارک ہوا آخر بعد چند روز کے حلیمہ آمنہ سے رخصت ہوکر اور ہمرکاب حضرت کو ساتھ لیکے گھر روانہ ہوئین

نطق بی القلب تکلف لدیہ	فیا ایھا الناس صلوا علیہ
ھو الروح فی شکل جسم الانام	علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

حلیمہ کہتی ہین کہ چلتے مین چپ و راست سے آواز آتی تھی کہ اے حلیمہ اب تو غنی ہوگئی اور
جس منزل پر اوترتی تھی وہ منزل سرسبز ہوجاتی جب اپنے گھر پہنچی ایک عجیب رونق اور
آبادی ہوگئی اور ہر چیز مین برکت پائی جانے لگی اور بکریان بہت سا دودھ دینے لگین
لوگ اپنے چرواہون سے کہتے کہ جس چراگاہ مین حلیمہ کی بکریان چرتی ہین تم بھی اوس
چراگاہ مین چراو پھر جب آپ بولنے لگے اول یہ بولے اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ
رب العالمین وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا اور کبھون کپڑون مین پاخانہ پیشاب نہ کرتے
پاخانہ و پیشاب کا آپکے وقت مقرر تھا اور جب چلنے لگے تو آپ خراماں خراماں گھر کے
دروازے پر جاتے اور لڑکے کھیلتے نظر آتے آپ اونمین شامل نہوتے اور آپکا نشو و نما
اسطرح پر تھا کہ ایک مہینے مین آپ اتنا بڑھتے کہ اور لڑکے سال بھر مین اور رونا مچلنا روٹھنا
اور لڑکوں کی طرح آپکی عادات مین نتھا اور کوئی چیز بائین ہاتھ سے نہ اوٹھاتے اور جو چیز
اوٹھاتے بسم اللہ فرماتے اور مین کبھون اپنے پاس سے الگ نہونے دیتی مگر ایک روز غافل
ہوگئی تو آپ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ جنکا نام شیما تھا دھوپ مین باہر چلے گئے مین
ڈھونڈھتی نکلی تو شیما کے ساتھ پایا مین نے خفا ہوکر شیما سے کہا تو ایسی گرمی اور دھوپ مین

کہاں لیگئی تھی اونسے کہا انکو کچہہ دہوپ کی مضرت نہیں اونکی ساتھہ بادل کا ٹکڑا سایہ کرتا تھا جب آپ
چار برس کے ہوے تو ایک روز حلیمہ سے فرمایا کہ میرے بھائی ونکو کہاں جاتے ہیں جو نظر نہیں آتے
حلیمہ نے کہا بکریاں چرانیکو فرمایا ہمکو بھی اونکی ہمراہ کردو ہمین نے بپاس خاطر آپکے اجازت دی آپ عصا
ہاتھہ میں لیکر بھائیونکی ہمراہ چلے گئے اور بکریاں چرایا کیے دوپہر کو ضمرہ پسر حلیمہ افتان و خیزان ہانپتا ہوا
آیا کہ اے ماں دوڑو اور میرے بھائی محمدؐ کی خبر لے حلیمہ نے کہا کیا ہوا کہا محمدؐ ایک مقام پر کہڑے تھے
دو شخص آئے اونکو اوٹھا لیگئے پہر لٹا کر پیٹ چاک کیا آگے نہیں جانتا ہوں کہ کیا ہوا حلیمہ پریشان ہوکر مع اپنے شوہر
دوڑیں پہاڑ پر گئیں دیکھا کہ حضرت صحیح وسالم بیٹھے آسمان کیطرف دیکھ رہے ہیں حلیمہ کو دیکھکر ہنسے حلیمہ نے بوسہ لیکر کہا

آہ کہ شد ز دست من آن ہمہ ای چنین توئی
صد چو من از فنا شود باد بقای چون توئی

پیش تو باد صد چو من تشنہ بلای چون توئی
کشتہ شدن بہای تو زندگی است جاودان

تیغ بکش بکش مرا تا برسی بکام دل
ہر چہ شود اگر شوم کشتہ برای چون توئی

یہ کیا معاملہ ہوا فرمایا دو یا تین شخص آئے لباس سفید پہنے ایک کے ہاتھہ میں چاندی کی چھری دوسرے کے پاس
طاس زمردی برف سے بہرا وہ مجھے اوٹھا کر پہاڑ پر لائے اور پہر یہاں سے لٹا کر میرا سینہ ناف تک چاک کیا مجھے
کچہہ درد معلوم نہوا پہر پیٹ میں ہاتھہ ڈالکر ودہ نکالے اور برف کے پانی سے دھو کر رکھدیے دوسرے نے
دل نکالکر چاک کیا اور نقطہ سیاہ خون آلودہ نکالکر ڈالدیا اور کہا یہ حصہ شیطان کا تھا اور ایمان و
عرفان حق اور ایقان سے کہ اوسکے ہاتھہ میں تھی میرے دل میں بہرے پہر اوس مقام میں رکھدیا اور
ایک انگوٹھی نور کی نکالکر دل پر مہر کی سو میرا دل حکمت و نبوت کے نور سے پُر ہو گیا اور ایسی خنکی و
تازگی دل میں سما گئی کہ میرے جوڑ بند میں اثر باقی ہے پہر اوس شخص نے اپنے ہاتھہ سے میرا سینہ برابر
کردیا صرف ایک خط باریک سینہ سے ناف تک باقی رہا پہر مجھے چھوڑ کر اوڑ گئے حلیمہ نے یہ حال سنکر آپکو
گود میں لیکر گھر پہنچایا وہاں لوگوں نے کہا انکو کاہن کے پاس لیجاؤ تا معلوم ہو کہ یہ کیا تھا کیا حضرت
نے فرمایا کچہہ اندیشہ نکرو کہ میں صحیح اور سالم ہوں مگر لوگونکے اصرار سے حلیمہ کو کچہہ بن نہ پڑی کاہن کے
پاس لیگئیں اور حال کہہ چلیں اوسنے کہا لڑکا اپنا حال آپ کہے تب حضرت نے بالتفصیل سرگذشت
بیان فرمائی کاہن نے کود کر حضرت کو گلے سے لگایا اور سینے سے زور سے چمٹایا اور آواز بلند پکارا

کہ اگر اہل عرب اسکو مار ڈالیں اور مجھے بھی اسکے ساتھ قتل کریں وہ بڑا جوان ہوکر تمھارے دین کو باطل کریگا اور عالمکو
باطل کہیگا اور اپنے خدا کی طرف بلائیگا جسکو تم پہچانتے نہیں اور اپنے دین کی دعوت کریگا جسسے تم ناآشنا ہو
تب حلیمہ نے حضرت کو کاہن سے لیلیا اور کہا تو دیوانہ ہے میں جو ایسا جانتی تو تیرے پاس کبھوں نہ لاتی
اور حضرت کو گھر لائیں جب یہ واقعہ ہوا تو میرے شوہر نے کہا اسکو عبدالمطلب کے پاس پہنچا دینا چاہیے
ایسا نہو کہ اسے نقصان کسی طرح کا پہنچ جاوے سو میں حضرت کو لیکر مکہ کو روانہ ہوئی وقت شب
میں نے سنا کہ کوئی کہتا ہے کہ بنی سعد سے خیر و برکت جاتی ہے بطحاے مکہ خوش ہو کہ اوسکی زیب و زینت
پھر آئی جب متصل مکہ کے پہنچی تو دروازہ حرم پر جاے محفوظ خیال کرکے حضرت کو بٹھلایا اور خود واسطے
قضاے حاجت بشری کے گئی جب وہاں سے فارغ ہو کر آئی تو حضرت کو نہ پایا ادھر ادھر ڈھونڈھا
لیکن کہیں پتہ نہ لگا دم بخود ہوکر کہنے لگی

اشعار

ای بے نشان محض نشان از کہ جویمت
گم گشتہ در تو ہر دو جہان از کہ جویمت
در جستجوی تو دل از پردہ اوفتاد
ای بے درون پردہ جان از کہ جویمت

نا امید ہو کر سر پر ہاتھ رکھکر رونے لگی اور وا محمداہ و وا ولداہ کہنے لگی ناگاہ ایک بوڑھا آدمی لاٹھی
ٹیکتے آیا اوسنے میرا حال پوچھا میں نے بیان کیا کہا میں تجھے ایک بزرگ کے پاس لیجاؤں وہ تیرے
گمشدہ کا نشان بتا دیگا چنانچہ وہ مجھے ہبل نامے بت کے پاس لے گیا اور سات مرتبہ طواف کرکے
نہایت منت اور خوشامد سے کہا کہ محمد بن عبداللہ کا نشان بتلا وہ بت حضرت کا نام سنتے ہی
اوندھے منھ گر پڑا اور اوسکے گرد کے سب بت گر پڑے اور اندر سے آواز آئی کہ اے مرد یہاں سے دور ہو
محمد کا نام یہاں مت لے کہ وہی ہمارا خراب کرنیوالا ہے سو وہ بڈھا ڈرتا باہر آیا لاٹھی ہاتھ سے گر گئی اور
بیہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا کہا اے حلیمہ تیرے بیٹے کا خدا حافظ ہے وہ اوسکو ضایع نکریگا اگرچہ
اس تقریر سے مجھے تسکین ہوئی مگر سوچی کہ اس امر سے عبدالمطلب کو آگاہ کر دینا ضرور ہے ناچار اونسے
جا کر سارا قصہ کہا عبدالمطلب نے نہایت پریشان ہو کر کوہ صفا پر چڑھکے قریش کو آواز دی کہ
چلو سب جمع ہوئے اور حضرت کو سب نے تلاش کیا کہیں آپکا پتا نہ لگا تب عبدالمطلب نے زیادہ مضطرب
ہو کر مسجد حرام میں جا کر سات مرتبہ طواف کعبہ کیا اور دعا مانگی غیب سے آواز آئی غم نکر کہ محمد کا خدا

خوشبو کی اونسے آتی تھین اور آپکے بالونکا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کو وہ دھوکر پلاتے فوراً شفا ہوتی ۵

یار وہ دو بال سر دوش جو آجاتے تھے ہم تھی جو طور پہ موسیٰ کو گرا جاتے تھے	شب معراج کی تصویر دکھا جاتے تھے ہمکو تیرا یہ سمجھاتا کہ تجلی مین ہم	شب گنگا فان جہان کو یہ بتا جاتی تھی دیکھنا نور کے منھ پر تجلی مین ہم

روشنی و تجو ہی نہ بہت گول اور پرگوشت نہ نہایت لانبا نہ گوشت بلکہ مائل بتدویر تھا اور رنگت اوسکی سفید مائل بسرخی اور چمک دمک ایسی کہ نظر ٹھہر سکتی تھی یا ہر چیز کا عکس اوس مین نظر آتا تھا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ

ای محمد تیری صورت فی کیا ہی اہل جبہ پاک تھی یا مطلع خورشید تھی وہ ۵	ور تجلی ذات خدا جلوہ گاہ تجلی تھا نشان سجدہ کا یا اختر سعید تھی وہ	جبین مبین نورانی اور کشادہ تھی اور جب شکن پڑتی تو ایسا معلوم

ہوتا کہ ٹکڑا چاند کا ہے اور خوشبو پیشانی کی مشک و عنبر اور گلاب و زعفران سے بڑھکر تھی ابرو عاشقونکی سرمایہ آبرو تیلے پتلے خمدار بشکل کمان ظاہر مین ملے نظر آتے تھے اور حقیقت مین جدا تھین بیچ ابروؤن مین ایک رگ تھی جو حالت غضب مین نمودار ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے دکھائی دیتی آنکھین سرمگین بڑی نہ چھوٹی اونمین سرخ ڈورے خوشنمائی سے نمودار چشم بد دور نظارہ حق مین ہر دم سرشار سیاہی اور سفیدی اونکی بکمال اعتدال حق بینی مین ہر لحظہ باستقلال ۵

مدحت چشم کو بس عین عبادت سمجھا دیدہ بینی کی فرشتونکو تمنا تھی سدا	دیدہ شوق مین جب سرمہ ادراک لگا نرگس مست نہین ایسی چشم کا افسانہ ہے	جو نہین کرتی تھین اون تلوون پر جان فدا ہر وہ ہشیار جو اوس چشم کا دیوانہ ہے

اور قوت بینائی کا یہ حال تھا کہ آپ ثریا کے گیارہ یا بارہ ستارہ گن لیتے اور وقت بنای مسجد کے مدینہ مین کعبہ کو ظاہر کے چشم ملاحظہ فرمایا اور سمت قبلہ درست فرمائی حقیقت یہ ہے کہ جس طرح آپکا قلب احاطہ اور وسعت ادراک معقولات مین رکھتا تھا اوسی طرح آنکھ کو احاطہ اور وسعت احساس محسوسات مین حاصل تھا کہ شش جہت آپکی نظر مین ایک جہت کا حکم رکھتا تھا اور بسبب کمال حیا و شرم کے ہمیشہ آپ گوشہ چشم سے دیکھتے اور اکثر نظر آپکی زمین پر رہتی اور وقت وحی جانب فلک پلکین دراز اور نہایت خوشنما تھین ۵

ہین بہاریت مین جو تصویر نبی کی مصرف	یا ہین تیر پر وزیر مطلق د آیات وہ دو یہی [illegible] بعد شوق ثبات دانو	یا ہین محراب مین کعبہ کی ملائک کی صفوف ہر گل عارض جانبرو یا حمد صلوات

بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوات | گوش خلق خوش آیند نہایت مناسب اور خوبصورت تھے اونکا
یہ معجزہ تھا کہ دور و نزدیک سے آپ برابر سنتے اور جاگتے سوتے مین برابر سنتے تھے آپنے فرمایا آنکھین میری
سوتی ہین اور دل جاگتا اسی سبب سے آپکا نوم ناقض وضو نتھا بینی مبارک بلند او سپر نور کا اوبھار
دیکھنے مین بلند معلوم ہوتی حالانکہ بہت اونچی نتھی شعاع نور کے سبب اونچی نظر آتی رخسارے نرم و
نازک اور ایسے روشن کہ اونکی روشنی چاند پر غالب تھی دہن مبارک جابر کی حدیث مین ہے کہ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن اور عرب مین مردونمین کشادہ دہنی وصف ہے دندان
نور افشان روشن تھے ابوہریرہ کہتے ہین کہ جب حضرت ہنستے دیوارین روشن ہوجاتی تھین
اور نور دانتون کا ایسا دیکھہ پڑتا جس طرح عکس آفتاب کا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ حضرت کی
عادت اکثر مسکرانے کی تھی ہنستے مین نے نہین دیکھا آواز آپکی نہایت شیرین اور خوش تھی
اور بے تکلف وہان پہونچتی جہان کسیکی آواز ہرگز نہ پہونچ سکتی خصوص خطبہ مین تو اتنی بلند ہوتی
کہ عورتین اپنے گھرون مین سنتین اور فصاحت اور بلاغت کا کہنا ہی کیا ہے بیت

ترا در مکتب حکمت خلیفہ زان ہمی خوانند	کہ ہر کو بنگرد داند کہ شاگرد چہ استادی

لعاب دہن کا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کے لگاتے یا کھلاتے اوسکی بیماری دور ہوتی اور
لڑکون دودھ پینے والون کو آپکی خدمت مین لاتے جب آپ اپنا لعاب دہن لگاتے وہ اسقدر
سیر ہوتے کہ تمام دن دودھ نہ مانگتے ایک دن حضرت امام حسن علیہ السلام پیاسے تھے حضرت
نے اپنی زبان اونکے منھہ مین رکھی اونھون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی سارے دن معلوم
ہوتی اور معجزات لعاب دہن بہت سی کتابون مین منقول ہین گردن مبارک کمال
اعتدال کے ساتھہ ایسی روشن کہ ماہ اوسکے روبرو شرمندہ ہے

ہوا طاؤس جنان دام تعجب مین اسیر
دیکھی جب حسن گلو سوز نبی کی تصویر
حلقۂ چشم ندامت ہوا یا مین زنجیر

چھوڑ کر عاقبت الامر وہ جنت کا سریر
آیا عشق گلو ڈالا گریبان کو چیر
کھینچ گردن جو کبھو قفس مین اب آ ہی

کی جو رضوان نے محمد کے گلے کی تقریر
خاک پر اوترا کمند ازلی کا نخچیر
دعوی حسن کو جھجھکا کہ مری تھی تقصیر
شرم سے پانو مین سر ڈالکا دہن جھکتا ہی

ریش مبارک حضرت کی بہت گھنی اور سیاہ تھی اور داڑھی ریش میں اختلاف ہے اور خضاب کی
ثابت نہیں تحقیق یہی ہے کہ آپ نے خضاب نہیں فرمایا آپ کی داڑھی اور سر کے بالوں میں سترہ یا اٹھارہ سے
زیادہ بال سفید نہ تھے اور یہ مقدار قابل خضاب نہیں واللہ اعلم دونوں شانے اونچے اونچے اوپر بال
اور ہڈی شانہ پر گوشت اور مضبوط پشت سفید اور صاف اور دونوں شانوں کے درمیان میں
مہر نبوت تھی اور وہ مہر ایک چیز تھی ابھری ہوئی اجزا بدن سے رنگ و صفائی میں ہمرنگ بدن اوسکو
مہر نبوت کہتے تھے اوس میں صورت حروف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ظاہر تھے بغل
شریف سفید ہمرنگ بدن تھی اور اوس سے خوشبو مشک کی آتی تھی اور حضرت ہی کی خواص میں

تھا سینہ مبارک چوڑا اور فراخ اور ابھرا ہوا تھا ۔

عالم ذات صمد اوسکا فقط ہے محرم | دیکھتے تھے اوسی صوفت جسینان ارم

کیا کہوں میں صفت سینہ صدر عالم
شرم سے سینے کو ہوتے ہیں پسینے میں ہم

شکم مبارک نہایت نرم اور صاف سینے کے برابر تھا ۔

سینہ کو لیکے وہ ہموار تھا آ موری سیاں | ناف سے سینہ تک اک تو سیلی تھی کھینچی

شکم اقدس حضرت کا ہو حلیہ میں بیان
یہ قدرت کا وہ لکھا خامہ سے قرآن

اگرچہ حلیہ مبارک میں کمر کا ذکر نہیں مگر ظاہر ہے کہ جس طرح تمام اعضا معتدل الخلقت والوضع تھے
اوسی طرح کمر شریف بھی قوی اور نازک تھی ۔

کیا کہوں میں کمر پاک کی مدحت میں بیان | نازکی حد سے زیادہ تھی غلط ہے کہ گمان | اور کمر آنکھ پاک کے ہو اعجاز عیان
نہیں یہ راز بھی باب عبارت سے نہاں | فکر نہ کر کمر کسی میں تو سودا ہو جاوے | خامہ کچھ لکھے تو شق اوسکا کلیجہ ہو جاوے

دونوں ہاتھ آپ کے دراز اور کلائیاں چوڑی ہتھیلیاں پر گوشت نرم و نازک پھیلی ہوئی خوشبودار اور
انگلیاں دراز و باریک نہایت خوشنما انھیں ہاتھوں سے چاند دو ٹکڑے ہوا انھیں ہاتھوں میں
کنکریوں نے تسبیح پڑھی انھیں کی گھاٹیوں سے پانی ابلا یہی جب کسی بیمار پر پڑی اچھا ہو گیا جب
کسی بچے کے سر پر پھیری جاتی خوشبودار رہ جاتا ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ جو مشہور ہے کہ سبابہ دست مبارک
دراز تھا یہ غلط ہے پاے مبارک کا انگشت سبابہ البتہ دراز تھا دونوں رانیں اور ساقین
لطیف و باریک نہ دراز نہ عریض و کم گوشت اور قدم مبارک دراز پر گوشت اور انگلیاں دراز

وبار یک اونکی انگشت سبابہ سب سے بڑی اور خنصر پر گوشت اور پانؤن اوپر سے ایسے چکنے ہوے کہ اوسپر
پانی نہ ٹھہرتا اور ایڑیان چھوٹی چھوٹی کم گوشت ابوہریرہ سے روایت ہو کہ نہ دیکھا مین نے کسیکو جلد
راہ چلنے والا پیغمبر صلعم سے گویا لپٹی جاتی تھی زمین آپکے پانؤن مین اور ہم سب دوڑتے تھے کہ آپکے
ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے پھرتے تھے اور ہرگز چلنے مین اضطراب محسوس نہوتا
یہ معجزہ تھا آپکے رفتار کا کہ بہت جلد چلتے تھے اور آپکے چلنے مین جلدی معلوم نہین ہوتی تھی
اور تمام بدن آپکا پر گوشت اور دوہرا اکہرا تھا اور سارا بدن روشن اور چمکدار تھا اور آپکا
رنگ بدن ابیض ملیح تھا اوسکی ملاحت بیان مین نہین آسکتی براء ابن عازب کہتے ہین کہ دیکھا
مین نے آپکو چاندنی رات مین ایک جامہ سرخ دھاری دار پہنے ہوے پھر دیکھتا تھا مین حضرت کو
ایک نظر اور چاند کو ایک نظر سو قسم خدا کی کہ حضرت کا بدن چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا ۵

یا ایہا العباد صلی سید الابرار	صلوا وسلموا وعلی الہ الکرام

خاتمہ مسلمانو اور اخلاق عظیمہ اور اوصاف کریمہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیشمار ہین اونکی دریافت ہی عقل و قیاس دونون بیکار ہین آرے

وصف خلق کسیکہ قرآن ست
خلق را وصف او چہ امکان ست

عقیدہ کاملہ یہی رکھنا چاہیے کہ پروردگار علی الاطلاق نے
ہمارے حضرت کو تمام مخلوقات ارضی و سماوی سے رسالت اور خاتمیت مین منتخب فرمایا اور
بوفور محبت اپنی خاص عنایتون سے آپکو مخصوص کیا اور سارے کمالات آپکی ذات منبع
الکمالات مین بھر دیے اور اپنی کمالات کا ایک نکتہ بنا دیا کہ حاضر و غائب کو اطلاع ہو جائے
کہ یہ پیغمبر مخصوص اور محبوب حضرت معبود ہی اور جو فضائل کمالات اور نبیون کو جدا جدا عطا کیے تھے وہ سب
اور اونسے زائد اس ذات معدن حسنات مین مجتمع کر دیے اور فضیلت اجتماع کی انفراد پر ظاہر ہوے ۵

جمع ہین تجھ مین جو اوصاف کسی مین نہ ہوئے
نہین تشبیہ حقیقت مین کسی سے ہے تجھے
مشترک وصف تھے صد چند ہیں اوروں سے
پر کہا کرتے ہین سمجھانے سمجھنے کے لیے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا کہوں منھ سے کہ میں نے تری مدحت کی ہے	صرف اپنے لیے تحصیل سعادت کی ہے
قلّ و دلّ ایک سخن پاکے قناعت کی ہے	فقط اس بیت کے تضمین کی جرأت کی ہے
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَہِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاھَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد چند روز ہوئے رسالہ میلاد مشتملہ براحوال خیر العباد موسومہ بہ تسلیۃ الفواد عن ذکر خیر العباد تالیف منیف شریعت آگاہ طریقت دستگاہ والا مناقب جناب مولانا حافظ شاہ سید علی انور صاحب الہاشمی العلوی سلمہ اللہ القوی رونق افروز آستانہ فیض نشانہ تکیہ مبارک واقع قصبہ کاکوری من مضافات بلدہ لکھنؤ حسب ایمای رفیع الشان وسیع الامتنان منشی محمد ذکی علی خان صاحب رئیس کاکوری بعد نظر ثانی مؤلف مطبع احمدی واقع کانپور برادرم مکرم حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب میں باہتمام السید ... از رحمت رسید خدای احد محمد عبد الصمد نبیرہ حاج سرور جناب محمد مصطفیٰ خان صاحب مغفور سے ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۵ ہجریہ کو پیرایہ طبع سے آراستہ ہوکر رونق افزای مطبع ہوا

رسائل میلاد و نعت حضرت خیر العباد مطبوعہ مطبع احمدی مفصلۂ ذیل موجود ہیں شائقین طلب فرماویں

مولد شریف وصحیح	مولود جدید مع استفتا	کحل البصر	مجموعہ مولود دلپذیر	عین الیقین
خدا کی رحمت مع نعت رسالت پناہ	راحۃ القلوب	ذکر شاہ انبیا	نفح الطیب
[illegible]	مجموعہ مولود بہاریہ	ناصر العاشقین	دیوان لطف
[illegible]	گلزار نعت	دافع الاوہام	گلدستہ ریحان